بچوں کی تعلیم وتربیت کے لیے اساتذہ کرام کی معاون کتاب

راہنمائے اساتذہ

Teacher's Guide

برائے تربیتی نصاب

اسلامیات (حصّہ سوم) اسکول

جمع وترتیب

احباب مکتب تعلیم القرآن الکریم

کتاب کا نام : راہنمائے اساتذہ (حصہ سوم)
تاریخ اشاعت : فروری 2016
تخریج وکمپوزنگ : محمد ارسلان
ڈیزائننگ : عبید اشفاق
ناشر : مکتب تعلیم القرآن الکریم

مکتب تعلیم القرآن الکریم
C-1 کاسموپولیٹن سوسائٹی، بالمقابل سہوانی کلب، گرومندر کراچی۔
ای میل: maktab2006@hotmail.com

مدرسہ بیت العلم
ST-9E بلاک نمبر 8، گلشن اقبال، عقب مسجد بیت المکرم کراچی
فون: +92-21-34976073 فیکس: +92-21-34976339

مکتبہ بیت العلم اردو بازار کراچی۔ فون: 021-32726509

کتاب کی معلومات کے لیے رابطہ نمبر

کراچی: 0333-3204104 سندھ: 0335-1223448
لاہور: 0321-4066762 پنجاب: 0300-2298536
بلوچستان: 0323-2465366 خیبرپختونخواہ: 0323-2163507

مکتب کے دفتر کا نمبر: 0332-2154190 اوقات: صبح 8:00 بجے تا 5:00 بجے شام (علاوہ اتوار)

www.maktab.com.pk

اظہارِ تشکّر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحٰتُ

دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اور صرف اسلام ہے۔ دینِ اسلام کی خدمت محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی عطا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں جس نے دین کی خدمت کی توفیق نصیب فرمائی۔

بچوں کو بچپن ہی سے اچھی تعلیم دینا اور ان کی اچھی تربیت کرنا وقت اور معاشرے کی اہم ضرورت ہے۔ اچھی تعلیم اور بہترین تربیت والدین کے ساتھ ساتھ استاد کی بھی ذمے داری ہے۔ استاد کی حیثیت معاشرے میں ریڑھ کی ہڈی کی سی ہے اور استاد جس منصب کا حامل ہے یہ منصب نبوی منصب کہلاتا ہے، جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو تعلیم دی اور ان کی تربیت کی استاد بھی اسی فکر کے ساتھ اپنے طلبا کو تعلیم دیتا ہے اور ان کی تربیت کرتا ہے۔

اس تعلیم و تربیت کے سفر میں استاد کا ساتھ دینے کے لیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے "احباب مکتب تعلیم القرآن الکریم" نے اسلامیات کا نصاب "تربیتی نصاب" کے نام سے مرتب کیا ہے۔

اسی سلسلے میں اساتذہ کرام کی آسانی کے لیے اس کتاب "تربیتی نصاب" کو پڑھانے کا مفصل اور آسان طریقہ "راہنمائے اساتذہ" (Teachers Guide) کی صورت میں مرتب کیا گیا ہے، جس میں بارہ اہم تدریسی امور پیشِ نظر رکھے گئے ہیں۔

الحمدللہ! ماہرینِ تعلیم سے اصلاح کرانے کے بعد "حصہ دوم" پیشِ خدمت ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں اسے شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

از

مفتی محمد حنیف عبدالمجید

فہرست مضامین

باسمہٖ تعالیٰ

پیش لفظ

بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت ہر استاد کا لازمی فریضہ ہے، اور اس فرض کو صحیح طرح ادا کرنے والے استاد طلبا کے لیے آئیڈیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ طلبا اپنے استاد کے کردار و گفتار کو اپنانے اور اس کے مطابق اپنا عمل ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں، لہٰذا ہر استاد کو چاہیے کہ اپنے اعمال و اخلاق، کردار و گفتار، نشست و برخاست غرض ہر عمل کو طلبا کے لیے قابلِ تقلید نمونہ بنائے۔ اس تناظر میں اسلامیات کا لازمی مضمون پڑھانے والے اساتذہ کی ذمے داری کئی گنا زیادہ ہے۔

بچوں کی مثال ایک صاف تختی کی سی ہے اگر اس پر ابتدا میں ہی اچھائی، اخلاق، خدا پرستی اور مخلوق کی خیر خواہی جیسے عمدہ عنوان لکھ دیے جائیں گے، تو وہ بچے نیکی اور اچھائی کے نمونے بن کر ظاہر ہوں گے اور معاشرے کے ایسے فعال فرد بنیں گے جو بہترین معاشرہ تشکیل دینے میں معاون ہوں گے۔ اسلامیات پڑھانے والے اساتذہ اس کام کو بہت عمدگی سے انجام دے سکتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ خالقِ کائنات کا تعارف کراتے ہیں، اس کے کلام اور تعلیمات سے طلبا کو روشناس کراتے ہیں۔ اسی طرح وہ ہادیٔ عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا تعارف کراتے ہیں جو سراپا رحمت اور اخلاق ہیں۔

اسلامیات پڑھانے والے اساتذہ سے درخواست ہے کہ وہ اس تعلیمی محنت کے ساتھ ساتھ بچوں کی اچھی تربیت کی بھی کوشش کریں تو یہ کام ان کے لیے زیادہ آسان ہے اور صدقۂ جاریہ بھی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ روزمرہ پیش آنے والی چھوٹی چھوٹی مثالوں کے ذریعے بچوں کو دینی اور اخلاقی تعلیمات سے روشناس کرائیں، اس سے بچوں میں دل چسپی پیدا ہوگی اور ان کی سیکھنے کی رفتار بھی بڑھ جائے گی۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ بچوں کے ساتھ بے جا سختی یا حد سے زیادہ مار پیٹ کا معاملہ بالکل بھی نہ کیا جائے، بل کہ پیار، محبت، شفقت، دل جوئی و دل داری کا رویہ اختیار کیا جائے۔ سالوں کے تجربے سے

ثابت ہے کہ بے جا سختی و بے موقع ڈانٹ کی وجہ سے بچہ عارضی اثر تو قبول کر لیتا ہے لیکن دائمی طور پر یہ فائدے کے بجائے الٹا نقصان کا سبب ہوتا ہے۔ نرم کلمات اور نرمی سے سمجھانا یہ عمل وہ کام کر جاتا ہے جو خوف، دباؤ اور مار پیٹ سے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ ہر بچہ ایک سی صلاحیت کا حامل نہیں ہوتا بل کہ کچھ بچے ذہین جب کہ کچھ کمزور ہوتے ہیں، لہٰذا ایک سمجھ دار معلم سبق کو اس انداز سے تیار کرتا ہے کہ ذہین بچوں کے ساتھ ساتھ کمزور بچے بھی سبق کو اچھی طرح نہ صرف سمجھ جائیں بل کہ وہ سبق ان کے عمل میں بھی آجائے۔

تدریس علمی اور ابلاغی مہارت کا تقاضہ کرتی ہے، لہٰذا ایک معلم کے لیے جس طرح اپنے مضمون میں علمی مہارت ضروری ہے اسی طرح اس کو اپنی بات سمجھانا اور دوسرے تک پہنچانے کا ہنر بھی بطریقہ احسن آنا چاہیے۔ چوں کہ یہ کتاب اسلامیات تربیتی نصاب کو پڑھانے کا مفصل طریقہ کار واضح کرتی ہے، لہٰذا ہر سبق سے متعلق بارہ اہم امور پر مشتمل اس کتاب میں تدریس، اصول تدریس، مقاصد، عملی مشق، Learning outcome وغیرہ کو مدنظر رکھ کر ایسا آسان اسلوب اختیار کیا گیا ہے جس سے مدد لے کر معلمین زیادہ بہتر نتائج حاصل کر سکیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ زیرِ نظر کتاب ان امور میں معلم/معلمہ کی معاون ثابت ہوگی، اور اس کی مدد سے وہ اپنے فرائض بہتر طریقے سے انجام دے سکیں گے۔

کتاب سے متعلق آپ کوئی بھی رائے دینا چاہیں تو بلا تکلف ارسال فرمائیں۔

مکتب تعلیم القرآن الکریم

C-1 کاسموپولیٹن سوسائٹی، بالمقابل سہوانی کلب، گرومندر کراچی

فون: 0332-2154190

ای میل: maktab2006@hotmail.com

حمد باری تعالیٰ

حمد نظم کے انداز میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے کو کہتے ہیں۔

مقاصد عام:

1. بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت وعظمت پیدا کرنا۔
2. اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات بیان کر کے ان احسانات اور انعامات پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے والا بنانا۔

مقاصد خاص:

بچوں کو حمد زبانی یاد کروانا۔

امدادی اشیا:

کتاب، بورڈ، مارکر، ٹیپ ریکارڈر۔

فوائد: Learning Outcome:

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بچے حمد زبانی یاد کریں گے اور حمد کے پیغام پر عمل کریں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات میں سے چند کا احساس دلانا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

ہمارے چاروں طرف نظر آنے والی اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چند چیزیں بتائیں:

۱ آسمان	۲ زمین	۳ چاند	۴ سورج	۵ سمندر
۶ دریا	۷ پرندے	۸ انسان	۹ چوپائے	۱۰ درخت

اعلان سبق:

جی ہاں، آج ہم نظم کے انداز میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کریں گے۔ معلم/معلمہ سبق کا عنوان بورڈ پر لکھ دیں "حمد باری تعالیٰ"۔

عملی مشق:

نظم خوانی: حمد کی تفہیم اور اس سے محظوظ ہونے کی طرف پہلا قدم یہ ہے کہ وہ حمد بلند آواز سے پڑھی جائے۔

1. معلم/ معلمہ حمد کو پہلے خود پڑھیں۔ الفاظ کے تلفظ کا خاص خیال رکھیں، لب لہجہ اور الفاظ کا اتار چڑھاؤ ایسا ہو کہ بچے حمد سے متاثر ہو جائیں۔
2. معلم/ معلمہ ذہین طالب/ طالبہ سے نظم پڑھوائیں تاکہ دوسرے طلبا بھی پڑھنا سیکھیں۔
3. طلبا جن الفاظ کے تلفظ میں غلطی کریں معلم/ معلمہ انھیں بورڈ پر لکھتے رہیں اور اعراب بھی ڈالتے رہیں اور بعد میں اصلاح کر دیں۔
4. بچوں کو حمد کا مرکزی خیال بتائیں:

مرکزی خیال: اس حمد کا مرکزی خیال یہ ہے کہ اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی جارہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ساری مخلوق کا خالق و مالک ہے۔ جتنی بھی نعمتیں ہمارے پاس ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں۔ لہٰذا ہمیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اسی کی عبادت کرنی چاہیے۔

گھر کا کام:

1. حمد زبانی یاد کریں۔
2. گھر میں سب کو حمد سنائیں۔
3. کسی چارٹ پر حمد خوش خط لکھیں۔

خود احتسابی: Reflection:

جب بچے حمد زبانی یاد کرلیں تو بچوں سے پوچھیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کس طرح شکر ادا کریں گے۔
صحیح جواب دینے میں بچوں کی مدد کریں۔

1. اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ کر شکر ادا کریں گے۔
2. اللہ تعالیٰ کی عباد کریں گے، اس کا شکر ادا کریں گے۔
3. اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اچھے کاموں میں استعمال کریں گے۔
4. اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں گے۔

حوصلہ افزائی:

اچھے جوابات پر سُبْحَانَ اللّٰہ اور مَاشَآءَ اللّٰہ کہہ کر بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

نعت: جن اشعار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی جاتی ہے اس کو "نعت" کہتے ہیں۔

مقاصد عام:

بچوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

بچوں کو نعت زبانی یاد کروانا۔

امدادی اشیا:

کتاب، بورڈ، مارکر، ٹیپ ریکارڈر۔

فوائد: Learning Outcome:

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بچے یہ نعت زبانی یاد کرلیں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی محبت پیدا کرنا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

1. نعت کسے کہتے ہیں؟
2. آپ میں سے کسی کو کوئی نعت یا اس کا کوئی شعر یاد ہو تو سنائیں۔

اعلان سبق:

آج ہم ان شاء اللہ تعالیٰ نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں گے۔ معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں: "نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم"۔

عملی مشق:

اس نعت کو بھی حمد میں بیان کیے گئے طریقے کے مطابق پڑھائیں۔
نعت کی مختصر تشریح لکھی جارہی ہے، اس کی مدد سے بچوں کو نعت سمجھادیں۔

1. ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب پر رحم و کرم کرنے والے ہیں اور ساری مخلوق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ سب سے اونچا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے منتخب کیے ہوئے ہیں تمام نبیوں اور رسولوں کے سردار ہیں اور ساری مخلوق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتی ہے۔
2. مدینہ منورہ ایسا پیارا شہر ہے کہ وہاں پہنچ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جنت میں پہنچ گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد نبوی میں سب لوگ عبادت میں مصروف ہیں، کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر حاضری دے رہا ہے اور کوئی تلاوتِ قرآن کریم کر رہا ہے۔
3. مدینہ منورہ کا ماحول بڑا پاکیزہ ہے اور وہاں ہر طرف نور اور روشنی پھیلی ہوئی نظر آتی ہے۔ مدینہ منورہ کے پھولوں پر بھی رحمت کا اثر ہے کیوں کہ یہ رحمۃ للعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر ہے۔
4. قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے گناہ گاروں کی اللہ تعالیٰ کے سامنے شفاعت کریں گے۔ لہٰذا اس امت کے گناہ گار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے ان کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔
5. نعت کے آخری شعر میں شاعر کہہ رہے ہیں کہ میرے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ کی محبت بھی میرے دل میں اتنی زیادہ ہے کہ مجھے ہر وقت مدینہ منورہ کا خیال رہتا ہے اور میرا دل وہاں جانے کو چاہتا رہتا ہے۔

گھر کا کام:

بچوں سے کہیں گھر والوں کو نعت زبانی سنائیں۔

خود احتسابی: Reflection:

جب تک بچوں کو نعت زبانی یاد نہ ہو جائے کوشش جاری رکھیں۔

حوصلہ افزائی:

بچوں کی حوصلہ افزائی ہر موقع پر ہوتی رہے۔

باب اول: ایمانیات

سبق:۱ گزشتہ سالوں کی دہرائی

کلمۂ طیبہ ، کلمۂ شہادت ، کلمۂ تمجید ، کلمۂ توحید

مقاصدِ عام:

بچوں کو دین کی بنیادی باتیں یاد کروانا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو کلمے مع ترجمہ زبانی یاد کروانا۔
2. بچوں کو ان کلمات کے فضائل سنانا، یاد کروانا اور روزانہ پڑھنے کا عادی بنانا۔
3. ان کلموں میں جن عقائد کی طرف متوجہ کیا گیا ہے ان کا استحضار طلبا و طالبات میں پیدا کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ چارٹ جن پر چاروں کلمے اور ان کا ترجمہ لکھا ہو۔ چند مزید چارٹ جن پر ان کلموں کے چند فضائل الگ الگ لکھے ہوں۔

فوائد: Learning Outcome:

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ چاروں کلمے، ان کا ترجمہ، ان کے فضائل زبانی سنا سکیں اور ان کو روزانہ پڑھنے والے بنیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

1. بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی بٹھانا۔
2. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی کا شوق بچوں میں پیدا کرنا۔

ذہنی آمادگی: BrainStorming:

❶ جو کلمے آپ کو یاد ہیں، سنائیں اور ان کی کوئی فضیلت اگر یاد ہے تو سنائیں۔

❷ کون سا کلمہ بازار میں پڑھنے سے دس لاکھ نیکیاں ملتی ہیں؟

جواب: چوتھا کلمہ۔

❸ کون سا کلمہ وضو کرنے کے بعد آسمان کی طرف نگاہیں اٹھا کر پڑھا جاتا ہے؟

جواب: دوسرا کلمہ۔

❹ اس کلمے کو پڑھنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔

❺ کون سا کلمہ روزانہ سو(۱۰۰) مرتبہ پڑھنا چاہیے؟

جواب: پہلا کلمہ۔

❻ اس کلمے کو سو مرتبہ پڑھنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: پڑھنے والے کا چہرہ قیامت کے دن چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔

اعلانِ سبق:

آج ہم یہ تمام کلمے، ان کا ترجمہ اور ان کی فضیلت دہرائیں گے تاکہ یہ ہمیں اور اچھی طرح یاد ہو جائیں۔

نئی معلومات:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور وَاللّٰهُ اَكْبَر دو کلمے ہیں ان میں سے ایک لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو عرش کے نیچے کہیں رکتا ہی نہیں اور دوسرا اَللّٰهُ اَكْبَر آسمان اور زمین کے درمیان (خلا) کو بھر دیتا ہے۔

یہ دونوں کلمے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کے ساتھ (مل کر) روئے زمین پر جو شخص بھی ان تینوں کلمات کو پڑھے گا اس کی خطاؤں اور گناہوں کا ضرور کفارہ کر دیا جائے گا، اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔[1]

ان چاروں کلموں میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مشترک ہے، لہٰذا اس کو ہم بار بار پڑھیں اور فضیلت حاصل کریں۔

عملی مشق (۱):

معلّم/معلّمہ اس سبق میں دیے گئے کلموں اور ان کے ترجمے کو خود بھی پڑھیں اور بچوں سے بھی بار بار پڑھوائیں۔

یہ بھی ممکن ہے کہ پہلے چار دنوں میں سے ہر ایک دن ایک ایک کلمے کا تکرار ہو، پھر ہر روز دو کلموں کا، پھر بقیہ چار دنوں میں چاروں کلموں کی مشق کروائی جائے۔

عملی مشق (۲):

اب بچوں سے مختلف زبانی سوالات کریں:

سوال: بازار میں آپ کون سا کلمہ پڑھیں گے؟ سنائیں۔

جواب: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

سوال: اس کلمے کا ترجمہ سنائیں۔

جواب: ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے، اور وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے، اسے کبھی موت نہیں آئے گی، اسی کے قبضۂ قدرت میں ہر بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

سوال: تیسرا کلمہ زبانی سنائیں۔

جواب: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔

سوال: وہ کلمہ سنائیں جو وضو کرنے کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر پڑھنے سے جنت کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں۔

جواب: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

سوال: تیسرے کلمہ کا ترجمہ سنائیں۔

جواب: ''اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بہت بلند، عظمت والا ہے۔''

گھر کا کام:

بچوں سے کہیں کہ وہ ان کلمات کو جب تک یہ سبق پڑھایا جاتا رہے، روزانہ لکھیں کہ یہ کلمات انھوں نے روزانہ کتنی مرتبہ اور کہاں پڑھے۔

ترتیب ان کو سمجھا دیں:

کلمہ	گھر/مسجد/بازار	کتنی مرتبہ
پہلا کلمہ	گھر	۱۰۰ مرتبہ
دوسرا کلمہ	مسجد میں وضو کے بعد	۵ مرتبہ
تیسرا کلمہ	مسجد میں	۲۵ مرتبہ
چوتھا کلمہ	بازار میں	۲ مرتبہ

بچے جب لکھ کر لائیں تو کلاس میں چند بچوں کا لکھا ہوا پرچہ سنائیں۔ مَاشَآءَ اللّٰہُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ کر ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ کوشش کریں کہ تمام بچوں کے پرچے دس دن کے دوران باری باری پڑھ لیں۔

خود احتسابی: **Reflection:**

اس وقت تک مطمئن نہ ہوں جب تک ۱۰۰ فی صد بچے پرچے لکھ کر نہ لے آئیں۔

حوصلہ افزائی:

اس کا طریقہ "گھر کا کام" کے ذیل میں آچکا ہے۔

سبق: ۲ ایمانِ مجمل

مقاصد عام:

1. بچوں کو دین کی بنیادی باتیں سکھانا۔
2. بچوں کو غلط عقائد سے بچانا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو بچپن سے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات سے روشناس کرانا۔
2. بچوں کو دین کے بنیادی عقائد سکھانا تاکہ ان کا ایمان مستحکم ہو جائے۔
3. بچوں میں اس بات کا احساس پیدا کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو ماننا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ چارٹ جس پر اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام لکھے ہوں، چارٹ جس پر ایمان مجمل کی عبارت اور اس کا ترجمہ لکھا ہو۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ ایمان مجمل اور اس کا ترجمہ زبانی سنا سکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو بچپن سے دین کی وہ بنیادی باتیں سکھانا جن کا جاننا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے اور جن کے جانے بغیر ایک مسلمان کا ایمان اور اسلام مکمل نہیں ہو سکتا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال ۱: ہم سب کا خالق و مالک کون ہے؟ جواب: اللہ تعالیٰ۔

سوال ۲: ہم سب کو کس کا حکم ماننا چاہیے؟ جواب: اللہ تعالیٰ کا۔

اعلانِ سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس میں ایمان سے متعلق بہت ہی اہم باتیں سیکھیں گے جن کا جاننا اور دل سے ماننا ہر مسلمان کے لیے بہت ضروری ہے۔ معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں ''ایمان مجمل''۔

نئی معلومات:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: "میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے میری توحید کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہوا۔"(۳)

عملی مشق (۱):

اس سبق میں بنیادی چیز بچوں کو ایمان مجمل اور اس کا ترجمہ یاد کروانا ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل طریقے کے مطابق پڑھائیں۔

(الف): معلم/معلمہ پہلے خود ایمان مجمل پڑھیں بچے سنیں، یہی عمل چند مرتبہ کریں۔

(ب): پھر معلم/معلمہ پڑھیں اور بچے دہرائیں۔

(ج): کوئی بچہ پڑھے سب سنیں۔

(د): پھر کوئی بچہ پڑھے اور سب دہرائیں۔

عملی مشق (۲):

جب بچوں کو ایمان مجمل یاد ہو جائے تو بچوں کو اس کا ترجمہ سمجھائیں۔

ایمان کسی چیز کو دل سے سچا ماننے کو کہتے ہیں۔

بچوں کو سمجھائیں کہ جب ہم دل سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے تو اب اس کی نشانی یہ ہوگی کہ ہم اللہ تعالیٰ کی بات بھی مانیں۔

اب بچوں کو بتائیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے ہیں اور اس کے پیارے پیارے ناموں پر بھی ایمان لے آئے ہیں۔ یہ نام ہم یاد بھی کر رہے ہیں۔ اسی کے ساتھ ہم نے یہ بات بھی مان لی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کو مانیں گے اور یہ ماننا زبان سے بھی ہے اور دل سے بھی۔

اب چند مثالوں سے بچوں کو سمجھائیں:

جب ہم نے زبان اور دل سے مان لیا تو ہمارا عمل کیسا ہونا چاہیے؟

زبان سے مان لیا اور دل سے تصدیق کی	ہمارا عمل کیا ہوگا؟
میں نے مان لیا کہ مجھے سچ بولنا چاہیے۔	میں سچ بولوں گا۔
میں نے مان لیا کہ مجھے نماز پڑھنی چاہیے۔	میں نماز پڑھوں گا۔
میں نے مان لیا کہ مجھے امی ابو کا کہنا ماننا چاہیے۔	میں امی ابو کا کہنا مانوں گا۔

اسی طرح کی مزید مثالیں خود بنا کر بچوں سے پوچھیں۔

گھر کا کام:

کسی چارٹ پر خوش خط ایمان مجمل اور اس کا ترجمہ لکھ کر لائیں۔

خود احتسابی: Reflection:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچوں میں اگر کوئی اچھی تبدیلی محسوس کریں تو وہ لکھیں۔

حوصلہ افزائی:

اچھی تبدیلیوں مثلاً: سچ بولنا، بڑوں کا ادب کرنا، گالی گلوچ سے بچنا وغیرہ پر بچوں کی حوصلہ افزائی ہو۔

ایمان مفصّل

مقاصد عام:

بچوں کو دین کی بنیادی باتیں سکھانا۔

مقاصد خاص:

بچوں کو دین کے بنیادی عقائد سکھانا اور یاد کروانا۔

امدادی اشیا:

کتاب، بورڈ، مارکر، قرآن مجید کا نسخہ، ایک چارٹ

جس پر ایمانِ مفصل میں ذکر کردہ ساتوں عقائد کے عنوانات بڑے بڑے الفاظ میں لکھے ہوں، مثلاً:

فوائد: **Learning Outcome:**

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ ایمانِ مفصل اور اس کا ترجمہ یاد کر کے زبانی سنا سکیں۔

ذہنی آمادگی: **Brain Storming:**

1. ایمان مجمل کا ترجمہ سنائیں۔
2. ہم نے کس چیز کا اقرار کیا ہے؟

اعلان سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے"ایمانِ مفصّل"۔ معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں ''ایمان مفصّل''۔

نئی معلومات:

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:" مجھے بتایئے ایمان کیا ہے؟" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:" ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ، آخرت کے دن، فرشتوں، اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ۔ مرنے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لاؤ۔ جنت، دوزخ، حساب اور اعمال کے ترازو پر ایمان لاؤ۔ اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لاؤ"، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا:" جب میں ان تمام باتوں پر ایمان لے آیا تو (کیا) میں ایمان والا ہو گیا؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:" جب تم ان چیزوں پر ایمان لے آئے تو تم ایمان والے بن گئے۔"[۳]

عملی مشق (۱):

پچھلے سبق کی عملی مشق نمبر ۱ اور ۲ کی طرح اس سبق کی بھی عملی مشق کروائیں۔

عملی مشق (۲):

ایمان مفصل یاد ہونے کے بعد اس کا ترجمہ بھی بچوں سے پڑھوائیں اور پھر اس کا مطلب بچوں کو سمجھائیں۔

ہم کن کن پر ایمان لاتے ہیں؟

(الف) ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔

اسی لیے ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔

(ب) ہم اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

ہم کلاس 1 کی اسلامیات میں پڑھ چکے ہیں کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں ان میں چار بڑے اور مشہور فرشتے ہیں۔

۱ حضرت جبرئیل علیہ السلام
۲ حضرت میکائیل علیہ السلام
۳ حضرت عزرائیل علیہ السلام
۴ حضرت اسرافیل علیہ السلام

بچوں سے سوال کریں: کیا آپ کو یاد ہے فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا کام کرتے ہیں؟	اس سوال کا جواب بچے اسلامیات بک 1 میں پڑھ چکے ہیں۔

(ج) ہم اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں چار آسمانی کتابیں یہ ہیں:

۱ تورات: جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
۲ زبور: حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی
۳ انجیل: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی
۴ قرآن کریم: ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا جو اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی آخری کتاب ہے۔

(د) ہم اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

بچوں سے پوچھیں، کیا آپ مشہور نبیوں کے نام بتا سکتے ہیں؟	بچے جب نام بتائیں تو مَاشَآءَ اللّٰہُ ، جَزَاکَ اللّٰہُ خیراً کہہ کر ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

(ہ) ہم آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔آپ دیکھتے ہیں کہ ہم سارا سال لکھتے پڑھتے ہیں، اس کے بعد پھر امتحان ہوتا ہے، جو بچے اچھی طرح محنت کرتے ہیں، وہ خوشی خوشی امتحان دیتے ہیں۔جن بچوں کا Result اچھا آتا ہے وہ خوشی خوشی سب کو اپنی Report Card دکھاتے ہیں۔

بس اسی طرح آخرت کا دن ہوگا۔جو لوگ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے احکامات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کے مطابق اپنی زندگی گزاریں گے ان کو آخرت کے دن انعام ملے گا۔ہمیشہ کے لیے جنت ملے گی۔

(و) اسی طرح ہم تقدیر پر بھی ایمان لائے ہیں کہ جو بھی اچھے یا بُرے حالات ہیں سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں۔

کوئی نقصان ہو جائے تو دکھ تو ہوتا ہی ہے لیکن ہم یقین رکھیں کہ ضرور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بھلائی اور اچھائی اس میں چھپی ہوئی ہے جو ہم نہیں سمجھ سکتے۔

اب بچوں سے سوالات کریں، ہاں بھئی:

۱ سردی کا موسم کون لاتا ہے؟
۲ گرمی کس کے حکم سے آتی ہے؟
۳ بارش کون برساتا ہے؟
۴ ہمیں صحت کون دیتا ہے؟

(ز) ہم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے پر بھی ایمان لاتے ہیں۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلی مرتبہ پیدا کیا اسی طرح مرنے کے بعد وہ ہمیں دوبارہ زندہ کرے گا۔

گھر کا کام:

چھوٹے بہن بھائیوں کو ایمان مفصّل یاد کروائیں۔سبق کے آخر میں دی گئی مشقیں گھر سے حل کر کے لائیں۔

خود احتسابی: Reflection:

ایمان مفصّل کو بچوں کے اخلاق و کردار میں درستی کے لیے استعمال کریں۔ان کو سمجھائیں کہ ہم ایمان مفصّل میں جن چیزوں پر ایمان لاتے ہیں ان کا تقاضا یہ ہے ہم برائیوں سے بچیں اور نیک کام کریں۔

مثلاً: قرآن پاک پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ ہم دل سے مانیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور

جن باتوں سے قرآن پاک نے منع کیا ہے ہمیں ان سے بچنا چاہیے اور جن باتوں کے کرنے کو قرآن پاک نے کہا ہے وہ ہمیں کرنی چاہییں۔ اس طرح ہمارا ایمان مضبوط ہوگا۔

حوصلہ افزائی:

بچوں کے اندر مثبت تبدیلی جو اس سبق کے پڑھنے کے بعد آئے، اسے نوٹ کریں اور پھر بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

بچوں میں محسوس ہونے والی چند اچھی تبدیلیاں آپ دی گئی جگہ پر لکھیں:

(الف) ____________________

(ب) ____________________

سوال:۱ خالی خانے پُر کیجیے۔

(الف) میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے	ناموں اور خوبیوں کے ساتھ
ہے	اور میں نے
اس کے تمام احکام قبول کیے۔	
(ب) میں ایمان لایا	اللہ پر
اور اس کے فرشتوں پر	اور اس کی کتابوں پر
اور اس کے رسولوں پر	اور قیامت کے دن پر
اور اس بات پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔	
اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔	

سوال:۲ اعراب (زبر، زیر، پیش، وغیرہ) لگائیں۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَ صِفَاتِهٖ وَ قَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ۔

سبق: ۳ اسمائے حسنیٰ

گزشتہ سالوں کی دہرائی

اس سبق کو حصہ اول کی Teacher's Guide کے سبق نمبر ۴ اور ۵ کی طرح پڑھائیں۔
لیکن چوں کہ یہ کلاس III کے بچے ہیں تو ان سے اسمائے حسنیٰ اور ان کا ترجمہ بورڈ پر بھی لکھوایا جائے تاکہ بچوں کو اسمائے حسنیٰ اور ان کا ترجمہ مزید اچھی طرح یاد ہو جائے۔
یہاں مختصر طور پر طریقہ تدریس دہرا لیتے ہیں۔

مقاصد خاص:

بچوں کو اسمائے حسنیٰ یاد کروانا، ان کا مطلب سمجھانا اور ان سے اثر لینے والا بنانا۔

امدادی اشیا:

کتاب، بورڈ، مارکر، چارٹ جس پر اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام لکھے ہوئے ہوں، ٹیپ ریکارڈر۔

فوائد: Learning Outcome:

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اسمائے حسنیٰ کو مزید اچھی طرح یاد کرلیں گے اور ان سے اثر لینے والے بھی بنیں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کے اخلاق اور کردار سنور جائیں، ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی سچی محبت پیدا ہو جائے اپنی ہر حاجت اور ضرورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے والے بنیں۔ وہ تمام انسانیت سے محبت کرنے والے بنیں۔ سب کی خیر خواہی کریں۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

معلّم/معلّمہ بورڈ پر دو کالم بنائیں۔ ایک طرف اسمائے حسنیٰ، دوسری طرف ترجمہ لکھیں اسمائے حسنیٰ کا

چارٹ کلاس میں آویزاں کردیں:

اسمائے حسنیٰ	ترجمہ
اَلرَّحْمٰنُ	سب پر مہربان
اَلْعَزِیْزُ	سب پر غالب
اَللَّطِیْفُ	بھیدوں کا جاننے والا

اب بچوں سے اسمائے حسنیٰ یا ان کا ترجمہ پوچھیں۔ معلوم ہوگا کہ بچوں کو اسمائے حسنیٰ اور ان کا ترجمہ کتنا یاد ہے۔

اوپر نمونے کے طور پر صرف چند اسمائے حسنیٰ لکھے گئے ہیں۔ معلم/معلمہ مزید اسمائے حسنیٰ اور ان کا ترجمہ لکھ کر بچوں سے بھی لکھوائیں یا زبانی ان سے پوچھیں۔ یہی ان کی عملی مشق بھی بن جائے گی۔

عملی مشق:

ایک اور عملی مشق جو ان شاء اللہ تعالیٰ بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے، وہ یہ ہے کہ بچوں کو ریکارڈ کیے ہوئے اسمائے حسنیٰ اچھی آواز میں بار بار سنوائیں۔ اس کے کئی فوائد ہو سکتے ہیں:

1. بچوں کو اسمائے حسنیٰ یاد ہو جائیں گے۔
2. بچے صحیح تلفظ سیکھ لیں گے۔
3. بچے بھی اسمائے حسنیٰ خوش الحانی کے ساتھ پڑھنے لگیں گے۔ پھر اسکول کی تقریبات وغیرہ میں بھی ان بچوں سے اسمائے حسنیٰ پڑھوائے جا سکتے ہیں۔

گھر کا کام:

سبق کے آخر میں دی گئی مشق سمجھا کر بچوں کو گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔

بچوں سے ان کے علاوہ بھی اسمائے حسنیٰ اور ان کا ترجمہ گھر سے کر کے لانے کو کہا جا سکتا ہے۔

بچوں سے کہیں کہ وہ اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو بھی اسمائے حسنیٰ یاد کروائیں۔

خود احتسابی: **Reflection:**

سبق پڑھانے کے بعد اسے مزید بہتر بنانے کے لیے غور و فکر کریں۔

حوصلہ افزائی:

ہر اچھے کام پر مَاشَآءَ اللّٰہُ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ کر بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

مشق

سوال:۱ اعراب لگائیں:

اَلرَّحْمٰنُ	اَلْمَلِكُ	اَلسَّلَامُ	اَلْمُهَيْمِنُ
اَلْجَبَّارُ	اَلْخَالِقُ	اَلْمُصَوِّرُ	اَلْقَهَّارُ
اَلرَّزَّاقُ	اَلْعَلِيْمُ	اَلْبَاسِطُ	اَلرَّافِعُ
	اَلْمُذِلُّ	اَلسَّمِيْعُ	

سوال:۲ خانوں کو پُر کریں:

اَلْخَبِيْرُ	پوری طرح خبر رکھنے والا
اَلْحَلِيْمُ	بردبار
اَلْعَظِيْمُ	عظمت والا
اَلْغَفُوْرُ	خوب گناہ بخشنے والا
اَلشَّكُوْرُ	تھوڑے پر بہت زیادہ دینے والا

سبق: ۴ اسمائے حسنیٰ

یہ سبق انھی ہدایات کے مطابق پڑھائیں جو سبق ۳ میں لکھی ہیں۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو اسمائے حسنیٰ یاد کروانا۔
2. بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت بٹھانا۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں میں یہ احساس اجاگر کرنا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب سے بے حد قریب ہے۔ وہ سب کچھ دیکھتا، سنتا اور جانتا ہے، اس لیے ہم اپنی زبان سے سچ اور صحیح بات نکالیں۔

ذہنی آمادگی: BrainStorming:

1. سب پر مہربان کون ہے؟
2. ہر عیب سے پاک کون ہے؟
3. صحیح انصاف کرنے والا کون ہے؟
4. بھیدوں کا جاننے والا کون ہے؟

اس ذہنی آمادگی کا مقصد یہ ہے کہ بچے جواب میں اللہ تعالیٰ کا وہ نام لیں جو سوال سے متعلق ہے۔ یعنی سوال نمبر (۱) کا جواب ہونا چاہیے اَلرَّحْمٰنُ۔

معلم/معلمہ بچوں سے ذہنی آمادگی میں اس طرح اور اتنے سوالات کریں کہ پچھلے سبق کی مناسب دہرائی ہو جائے۔

عملی مشق:

اس سبق کی عملی مشق پچھلے سبق کی طرح کروائیں۔ سبق کے آخر میں دیے گئے سوال نمبر ۴ کو اہتمام سے حل کروائیں۔

مشق میں دیے گئے اسمائے حسنیٰ سے متعلق اسی طرح کے اور اس سے ملتے جلتے سوالات کریں۔

بچوں کو اس کی اجازت دیں کہ وہ کتاب دیکھ کر سوالات کے جوابات دیں۔

سوال: ہمیں بے شمار نعمتیں بغیر مانگے کس نے دی ہیں؟

جواب: ہمیں بے شمار نعمتیں بغیر مانگے ''اَلْکَرِیْمُ'' اللہ تعالیٰ نے دی ہیں۔

سوال: اگر ہمیں عزت چاہیے تو کس سے مانگیں؟

جواب: اگر ہمیں عزت چاہیے تو ہم ''اَلْمُعِزُّ'' اللہ تعالیٰ سے مانگیں۔

سوال: اگر ہمیں امن چاہیے تو کس سے مانگیں؟

جواب: اگر ہمیں امن چاہیے تو ''اَلْمُؤْمِنُ'' اللہ تعالیٰ سے مانگیں۔

گھر کا کام:

اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو اسمائے حسنیٰ یاد کروائیں اور ان کا مطلب سمجھائیں۔

خود احتسابی: Reflection:

اسمائے حسنیٰ کے ذریعے بچوں کے اخلاق و کردار کی تعمیر میں مدد لیں۔ ہم خود بھی اس سے اثر لیں۔

حوصلہ افزائی:

بچوں میں جو بھی اچھی تبدیلی دیکھیں، اسے سراہیں۔

نوٹ: بچوں کی بہتر تربیت کے لیے بیت العلم ٹرسٹ کی کتاب ''بچوں کے لیے اسمائے حسنیٰ'' ضرور پڑھیں۔

سوال:۱ خالی خانے پُر کیجیے:

اَلْکَبِیْرُ	بہت بڑا
اَلْمُقِیْتُ	خوراکیں پیدا کرنے والا
اَلْجَلِیْلُ	بڑی شان والا
اَلرَّقِیْبُ	بڑا نگہبان

سوال: ۳ لکیر کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے ناموں اور ان کے معانی کو آپس میں ملائیں۔

اسمائے حسنیٰ	معانی
اَلْعَلِیُّ	حفاظت کرنے والا
اَلْحَفِیْظُ	دعا قبول کرنے والا
اَلْحَسِیْبُ	بلند مرتبے والا
اَلْکَرِیْمُ	حساب لینے والا
اَلْمُجِیْبُ	بے مانگے عطا کرنے والا

سوال: ۴ کالم ''الف'' کے الفاظ کو لکیر کے ذریعہ کالم ''ب'' سے ملا کر جملے مکمل کریں۔

(الف)	(ب)
جب میں اللہ سے دعا مانگتا ہوں	تو یا حفیظ کہہ کر اللہ کو پکارتا ہوں۔
جب میں خوف زدہ ہوتا ہوں	میں یا واسع کہہ کر دعا مانگتا ہوں۔
جب مجھے تنگی ہوتی ہے تو	تو یا مجیب کہہ کر مانگتا ہوں۔

سبق:۵ قرآنِ کریم

مقاصد عام:

بچوں کو بنیادی ایمانی عقائد سکھانا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو قرآن کریم کی اہمیت اور فضیلت سکھانا۔
2. بچوں میں قرآنِ کریم حفظ کرنے کا شوق پیدا کرنا۔
3. بچوں میں قرآنِ کریم پر عمل کرنے کا شوق پیدا کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔بورڈ۔ مارکر۔ قرآنِ پاک کا نسخہ۔چارٹ جس پر آیت:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ، لکھی ہوئی ہو۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہوجائیں گے کہ قرآنِ کریم کی اہمیت اور فضیلت سمجھ لیں اور دوسروں کو بتا بھی سکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو یہ بات سمجھانا کہ قرآنِ کریم کی صورت میں زندگی گزارنے کا سب سے بہترین طریقہ ہمارے پاس موجود ہے جو دنیا اور آخرت میں کامیابی کا ضامن ہے۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

1. اللہ تعالیٰ نے کل کتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں؟
2. ان کتابوں میں سب سے آخری کتاب کون سی ہے؟

اعلانِ سبق:

آج ہم جو سبق پڑھیں گے اس کا نام ہے "قرآنِ کریم"۔معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں "قرآنِ کریم"۔

نئی معلومات:

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور ہم وہ قرآن نازل کر رہے ہیں جو مومنوں کے لیے شفا اور رحمت کا سامان ہے۔''(۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے لیے بعض لوگ ایسے ہیں جیسے کسی کے گھر کے خاص لوگ ہوتے ہیں۔" صحابہ رضی اللہ عنھم نے عرض کیا: "وہ کون لوگ ہیں؟" ارشاد فرمایا: "قرآن شریف والے کہ وہ اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔"(۵)

عملی مشق (۱):

جس طرح پہلے اسباق پڑھوانے کی مشق کی ہے، اسی طرح اس سبق کو بھی پڑھائیں۔ چار طریقوں سے سبق پڑھا اور سنا جائے۔

1. معلم/معلمہ پڑھے اور بچے سنیں۔
2. معلم/معلمہ پڑھے اور بچے دہرائیں۔
3. ایک بچہ پڑھے، سب سنیں۔
4. ایک بچہ پڑھے، سب دہرائیں۔

جب بچے پڑھ رہے ہوں تو معلم/معلمہ غور سے سنیں۔ جن الفاظ کے تلفظ میں بچے غلطی کریں انھیں بورڈ پر لکھ دیں اور آخر میں بچوں کو درست تلفظ بتا دیں۔ چند الفاظ کا درست تلفظ نیچے دیا جا رہا ہے:

انسانوں	قِیامت	نازِل	حِفاظَت
رَاستہ	حِفْظ	سِفارِش	کِتابیں
وَاجِب	عَزْم	اَحْکامات	

عملی مشق (۲):

جن الفاظ کا درست تلفظ بچوں کو سکھایا ہے، ان الفاظ کو بچوں سے بورڈ پر لکھوائیں اور ان سے کہیں کہ وہ ان الفاظ کا درست تلفظ بھی بتائیں۔ بچوں کو باری باری بورڈ پر بلا کر مشق کروائیں۔

عملی مشق (۳):

بچوں سے سبق کے متعلق مختصر سوالات زبانی پوچھیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ان سوالات کے ذریعے معلوم ہوجائے گا کہ بچوں نے سبق سمجھ لیا کہ نہیں۔

1. اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب کا کیا نام ہے؟
2. قرآن کریم کس پر نازل ہوا؟
3. قیامت تک لوگوں کی راہ نمائی اور ہدایت کا کیا ذریعہ ہے؟
4. قرآن کریم کن کے لیے نازل ہوا ہے؟
5. دوسری آسمانی کتابوں کو کس نے تبدیل کر دیا ہے؟
6. کس کتاب کو کوئی نہیں بدل سکتا اور کیوں؟
7. قرآن کریم کو یاد کرنے کے لیے کس نے آسان بنایا ہے؟
8. اپنے گھر کے دس آدمیوں کے بارے میں کون سفارش کر سکتا ہے؟
9. جن باتوں پر قرآن کریم نے عمل کا حکم دیا ہے، ان میں سے کوئی ۳ باتیں بتائیں۔
10. جن باتوں سے قرآن کریم نے ہمیں منع کیا ہے ان میں سے کوئی ۳ باتیں بتائیں۔

ایک سوال کئی مرتبہ پوچھیں۔ ایک مرتبہ پوچھا جانے والا سوال درمیان میں دوبارہ پوچھ لیں۔
صحیح جواب پر مَاشَآءَ اللّٰہُ ، جَزَاكَ اللّٰہُ خَیْراً کہہ کر حوصلہ افزائی کریں۔

عملی مشق (۴):

آسان سی یہ ورک شیٹ بنا کر بچوں کو بھرنے کے لیے دی جا سکتی ہے:

سوال: خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) قرآن کریم نازل ہونے کے بعد پچھلی تمام آسمانی کتابیں قابلِ عمل نہیں رہیں۔

(ب) اللہ تعالیٰ نے خود قرآنِ کریم کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔

(ج) یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم جیسا نازل ہوا تھا ویسا ہی آج موجود ہے۔

(د) چھوٹے چھوٹے کم عمر بچے بھی پورا قرآن یاد کر لیتے ہیں۔

(ھ) قرآنِ کریم ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

عملی مشق (۵):

بچوں کی دلچسپی کے لیے مندرجہ ذیل سوالات بچوں سے کریں۔ انھیں موقع دیں کہ وہ جواب کو سبق سے تلاش کر کے جواب دیں، ہر سوال کے بعد انھیں سبق میں جواب تلاش کرنے کا موقع دیں اس طرح بچے کئی مرتبہ سبق کو دہرا لیں گے۔ جو بچہ سب سے پہلے درست جواب دے دے اسے کوئی چھوٹا سا انعام مثلاً: پنسل، ربڑ وغیرہ دے دیں۔

سوال : پورے سبق میں لفظ "قرآن" کتنی مرتبہ آیا ہے؟

جواب : ۲۰ مرتبہ۔

سوال : پورے سبق میں لفظ "کتاب" کتنی مرتبہ آیا ہے؟

جواب : ۳ مرتبہ۔

سوال : پورے سبق میں لفظ "اللہ تعالیٰ" کتنی مرتبہ آیا ہے؟

جواب : ۷ مرتبہ۔

سوال : پورے سبق میں لفظ "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کتنی مرتبہ آیا ہے؟

جواب : ۲ مرتبہ۔

سوال : پورے سبق میں لفظ جنت کتنی مرتبہ آیا ہے؟

جواب : ۲ مرتبہ۔

اوپر دی گئی مشق کے ذریعے ان شاء اللہ تعالیٰ بچوں میں مطالعہ کا شوق پیدا ہوگا۔ نیز ذہنی مشق بھی ہوگی اور وہ سبق دلچسپی سے پڑھیں گے۔

گھر کا کام:

بچوں سے کہیں کہ سبق کے آخر میں دی گئی مشقیں گھر سے حل کر کے لائیں۔ مشقیں بچوں کو سمجھا دیں تاکہ وہ ان مشقوں کو خود حل کریں۔

خود احتسابی: **Reflection:**

بچے اگر مشقیں خود حل کر لیں تو یہ حوصلہ افزا بات ہوگی۔

حوصلہ افزائی: سبق کے درمیان حوصلہ افزائی کا طریقہ لکھ دیا گیا ہے۔

سوال:۱ دیے گئے جوابات میں سے صحیح جواب منتخب کر کے خالی جگہ پُر کریں:

(الف) قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔
(تورات ، قرآن کریم ، انجیل)

(ب) قرآن کریم نازل ہونے کے بعد پچھلی تمام آسمانی کتابیں قابل عمل نہیں رہیں۔
(پچھلی ، نئی ، اگلی)

(ج) قرآن کریم تمام انسانوں کو جنت کا راستہ دکھانے کے لیے نازل ہوا ہے۔
(پرندوں ، مچھلیوں ، انسانوں)

(د) قرآن کریم اللہ تعالیٰ نے یاد کرنے کے لیے آسان بنا دیا ہے۔
(مشکل، آسان ، بہت مشکل)

سوال:۲ اچھی عادات کے دائروں میں سبز اور بری عادات کے دائروں میں سرخ رنگ بھریں:
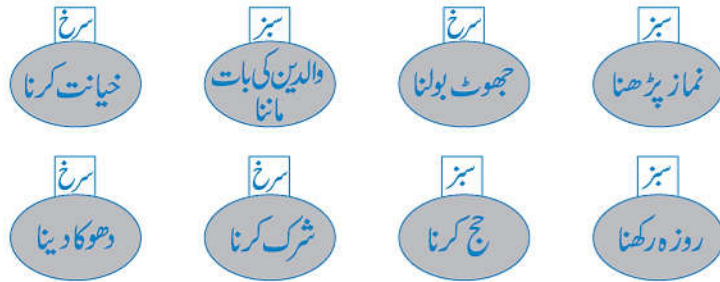
سبز
سرخ
سبز
سرخ
سبز
سبز
سرخ
سرخ
سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) قرآن کریم قیامت تک لوگوں کے لیے کس چیز کا ذریعہ ہے؟

جواب: قرآن کریم قیامت تک لوگوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے۔

(ب) قرآن کریم کو قیامت تک کوئی کیوں نہیں بدل سکتا؟

جواب: اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔

(ج) قرآن کریم کو ہم کہاں سے کہاں تک یاد کر سکتے ہیں؟

جواب: قرآن کریم کو شروع سے آخر تک یاد کر سکتے ہیں۔

(د) جو شخص قرآن کریم حفظ کرے اور اس کے حلال کو حلال جانے اور حرام کو حرام اس کو کیا فائدہ حاصل ہوگا؟

جواب: اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس کے گھر والوں میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کریں گے جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہوگی۔

سوال:۴ لکیر کے ذریعہ آپس میں ملائیں:

الف	ب
اللہ تعالیٰ نے	پر قرآن کریم نازل ہوا۔
قرآن کریم	قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	قرآن کریم
اللہ تعالیٰ نے یاد کرنے کے لیے آسان بنا دیا ہے	اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔

سوال:۵ لکیر کے ذریعہ اعمال کو ان کے متعلق الفاظ سے ملائیں:

اعمال	الفاظ
نماز	بولنا
زکوۃ	رکھنا
حج	دینا
روزہ	کرنا
سچ	پڑھنا

سبق:٦ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت

مقاصد عام:

رسالت سے متعلق اہم اور ضروری عقائد بچوں کو سمجھانا۔

مقاصد خاص:

1. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے بچوں کو روشناس کرانا۔
2. حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بچوں کو سمجھانا۔
3. بچوں کے ذہنوں میں یہ بات بٹھانا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالمی نبی اور رسول ہیں۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ ۔ مارکر۔ مسجد نبوی کی تصویر۔ دنیا کا بڑا نقشہ۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے متعلق بنیادی معلومات جان لیں اور دوسروں کو بھی بتاسکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سمجھانا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا ذہن بنانا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

1. کلمۂ شہادت کا ترجمہ سنائیں۔
2. کلمۂ شہادت میں ہم کن دو باتوں کی گواہی دیتے ہیں؟
3. اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے ساتھ کن کے طریقوں کے مطابق زندگی گزارنا ہمارے لیے ضروری ہے؟

اعلانِ سبق:

جی ہاں، آج جو ہم سبق پڑھیں گے اس میں ہم پیارے ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت'' کے بارے میں پڑھیں گے۔ معلم/معلمہ بورڈ پر سبق کا عنوان خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان لوگوں کے جو انکار کر دیں"۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: "یارسول اللہ! (جنت میں جانے سے) کون انکار کر سکتا ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا: "جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی یقیناً اس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔"(۶)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو اسی طرح پڑھائیں جس طرح پچھلا سبق پڑھایا تھا یعنی چار طریقوں سے۔

عملی مشق (۲):

ذیل میں دی گئی ورک شیٹ بچوں کو کلاس میں حل کرنے کے لیے دی جاسکتی ہے۔ اس کے ذریعے ان شاء اللہ تعالیٰ بچوں کے سمجھنے کا صحیح اندازہ بھی ہو جائے گا۔

(الف) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اس کے رسول اور تمام انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے سردار ہیں۔

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سب سے افضل ہیں۔

(ج) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیتے اور بری باتوں سے روکتے تھے۔

(د) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہر نبی اور رسول کو کسی خاص قوم، ملک یا مخصوص زمانے کے لیے بھیجا گیا۔

(ھ) قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

عملی مشق (۳):

بچوں کے دو گروپ بنا کر آپس میں سبق کے آخر میں دیئے گئے سوالات کا مقابلہ کروائیں۔ معلم/معلمہ ایک گروپ سے سوال کریں پھر دوسرے گروپ سے سوال کریں۔ جو گروپ زیادہ تعداد میں صحیح جوابات دے اسے کامیاب اور فاتح قرار دیا جائے۔

گھر کا کام: بچوں سے کہیں کہ سبق میں پڑھی ہوئی باتیں گھر جا کر اپنے والدین، بہن بھائیوں اور دوستوں کو سنائیں۔ سبق کے آخر میں دی گئی مشقیں گھر سے حل کر کے لانے کا کہیں۔

خود احتسابی: Reflection:

سبق کلاس کے کتنے بچوں کو پوری طرح سمجھ آیا اور سبق کی معلومات کو صحیح انداز میں بیان کرسکنے کے قابل ہو چکے ہیں؟

حوصلہ افزائی: آپ نے کس کس موقع پر اور کس طرح حوصلہ افزائی کی؟ لکھیں:

سوال:۱ خالی جگہ پُر کریں:

(الف) آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ کے ___سردار___ ہیں۔

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں سے زیادہ ___علم___ دیا ہے۔

(ج) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے ___نبی___ اور ___رسول___ بنا کر بھیجا ہے۔

(د) ہم بڑے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ___امت___ میں پیدا کیا ہے۔

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

(الف) جواب: تمام انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(ب) جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیتے اور بُری باتوں سے روکتے تھے۔

(ج) جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے نبی اور رسول بنا کر بھیجا ہے۔

(د) جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے بتائے ہوئے احکام اور طریقوں پر عمل کرنے میں ہی ہر انسان کی دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔

سوال: ۳ پزل میں مندرجہ ذیل الفاظ تلاش کر کے ان کے گرد دائرہ بنائیں۔

مخلوقات ۔ انسانوں ۔ قیامت ۔ طریقے ۔ کامیابی ۔ مبارک

ک	ر	ا	ط	ل	ا	ل	ق
ا	ز	ن	ر	م	ب	ج	ی
م	ج	س	ی	ف	ت	ا	ا
ی	ت	ا	ق	و	ل	خ	م
ا	ص	ن	ے	ک	ص	پ	ت
ب	م	و	ک	ر	ا	ب	م
ی	ل	ل	ر	ب	س	ر	ج

سوال: ۴ ایک ہی جملے کے الفاظ کو مختلف خانوں میں الگ الگ کر کے لکھ دیا گیا ہے۔ آپ نیچے دی گئی لائنوں میں ان کو صحیح ترتیب سے لکھ کر پورا جملہ بنائیں۔

(الف)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ	لوگوں کو اچھی باتوں
کا حکم دیتے اور بری باتوں	سے روکتے تھے

جملہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیتے اور بری باتوں سے روکتے تھے۔

(ب)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم	تمام انسانوں کے لیے
بہترین نمونہ ہے	قیامت تک کے
ہی کی زندگی	

جملہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زندگی قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

(ج)

کی امت میں پیدا کیا ہے	اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیارے نبی
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	ہم بڑے خوش نصیب ہیں کہ

جملہ: ہم بڑے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا کیا ہے۔

سبق: ۷　ختم نبوت

مقاصد عام:

اسلام کے بنیادی عقائد بچوں کو سکھانا۔

مقاصد خاص:

عقیدہ ختم نبوت بچوں کو سمجھانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ ۔ مارکر۔ چارٹ جس پر موٹے حروف میں "ختم نبوت" لکھا ہوا ہو۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاءاللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ ختم نبوت کا مطلب سمجھ لیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

ختم نبوت کا بنیادی عقیدہ بچوں کو سمجھانا اور ان کے دلوں میں راسخ کرنا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

١. سب سے پہلے نبی کون ہیں؟
٢. نبی کیا کرتے ہیں؟
٣. سب سے آخری نبی کون ہیں؟

اعلانِ سبق:

جی ہاں، آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے "ختم نبوت" معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں ''ختم نبوت''، یا چارٹ لائے ہوں تو چارٹ آویزاں کر دیں۔

آج کے سبق میں ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت کے بارے میں پڑھیں گے۔

نئی معلومات:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: "میری اور مجھ سے پہلے انبیا علیہم السلام کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے گھر بنایا ہو اور اس میں ہر طرح کا حسن اور خوب صورتی پیدا

کی ہو،لیکن گھر کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو۔اب لوگ مکان کے چاروں طرف گھومتے ہیں،مکان کی خوش نمائی کو پسند کرتے ہیں،لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں آخری نبی ہوں۔"(۷)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی گذشتہ ۴ طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔چوں کہ سبق پڑھانے کے لیے ہمارے پاس کافی دن ہیں،لہٰذا پڑھانے میں جلدی نہ کی جائے۔اچھی طرح مشق کروائی جائے۔

عملی مشق (۲):

معلم/معلمہ چند چھوٹے پرچوں پر سوالات لکھ لیں۔اسی طرح چھوٹے چارٹ پر ان سوالات کے جوابات لکھ لیں۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے کسے بھیجا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کے لیے مختلف زمانوں میں انبیا بھیجے۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ کن پر ختم فرمایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم فرمایا۔

سوال: خاتم النبیین (نبیوں میں سب سے آخری نبی) کس کا لقب ہے؟

جواب: خاتم النبیین (نبیوں میں سب سے آخری نبی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ہے۔

سوال: سبق میں دی گئی آیت کا ترجمہ کیا ہے؟

جواب: "(مسلمانو!) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں،لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں"۔

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟

جواب: "میں تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہوں،میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا"۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت کیوں نہیں رہی؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہر نبی کو کسی خاص قوم، علاقے یا کسی خاص زمانے کے لیے بھیجا جاتا تھا۔ جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ساری دنیا، ہر قوم اور قیامت تک کے زمانے کے لیے ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سب کے لیے کافی ہے۔

جوابات والے کارڈ معلم/معلمہ بچوں میں تقسیم کر دیں۔

اب سوالات والا ایک پرچہ اٹھائیں اور اس میں سے سوال پڑھیں اور پوچھیں کہ اس کا جواب کس کے پاس ہے۔ جو بچہ کہے کہ اس کا جواب میرے پاس ہے اس سے کہیں کہ وہ بلند آواز سے جواب پڑھے، اگر جواب صحیح ہو تو جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کہہ کر حوصلہ افزائی کریں، اگر غلط ہو تو کلاس میں دوبارہ اعلان کریں تا کہ دوسرا طالب/ طالبہ صحیح جواب بتا سکے۔ اسی طرح تمام سوالات باری باری پڑھیں اور بچوں سے پوچھتے رہیں۔

یہ مشق دوبارہ بھی کی جا سکتی ہے، وہ اس طرح کہ جوابات والے کارڈ اب دوسرے بچوں میں تقسیم کر دیئے جائیں اور سوالات اور جوابات کا سلسلہ دوبارہ دہرایا جائے۔

گھر کا کام:

سبق کے آخر میں دی گئی مشقیں کلاس میں زبانی طور پر حل کرا لیں اور پھر گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی: Reflection:

سبق پڑھانے کے بعد بچوں سے چھوٹا سا تحریری اور زبانی جائزہ (Test) لیں۔ جو سوالات کلاس میں پوچھے تھے اور جو مشق کے آخر میں دیئے گئے ہیں، وہ ان میں شامل ہوں۔ نتیجہ دیکھ کر خود فیصلہ کریں کہ کیا مزید محنت کی ضرورت ہے؟

حوصلہ افزائی:

بچوں کے کیے ہوئے تحریری کام پر اسٹار/ ستارہ بنا کر دیں۔ اچھے ریمارکس/ تاثرات لکھیں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل حروف سے شروع ہونے والے تین الفاظ سبق میں سے تلاش کر کے لکھیں۔

		۱	۲	۳
(الف)	م	میں	مردوں	میرے
(ب)	ا	اللہ	اسی	انسانوں
(ج)	خ	خاص	ختم	خصوصیت
(د)	ع	علاقے	عیسیٰ	علیہ السلام

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

(ب) جواب: سب سے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(ج) جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ساری دنیا، ہر قوم اور قیامت تک کے زمانے کے لیے ہے۔

سوال:۳ ذیل میں دیے گئے خالی خانوں کو بھر کر جملہ مکمل کریں۔ ہر خالی خانے میں ایک لفظ آئے گا۔

(الف) اللہ تعالیٰ [نے] حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر [نبوت] [کا] سلسلہ ختم فرما [دیا] ہے۔

(ب) "(مسلمانو!) محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں [سے] [کسی] [کے] باپ نہیں ہیں، لیکن [اللہ] [تعالیٰ] کے رسول ہیں اور [تمام] [نبیوں] [میں] سب سے آخری نبی ہیں۔"

(ج) "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے [ہر] [نبی] [کو] [کسی] خاص قوم یا علاقے [اور] [کسی] خاص زمانے کے لیے [نبی] [بنا] [کر] بھیجا جاتا تھا۔

سوال:۴ مندرجہ ذیل حروف کو مخصوص نمبر دیے گئے ہیں آپ ان کی مدد سے نیچے دیے گئے خانوں میں حروف لکھ کر الفاظ بنائیں۔

(الف)

9	7	10	6	4		
ت	ع	ل	ی	م	=	تعلیم

(ب)

7	4	1	8	9		
ع	م	ا	ر	ت	=	عمارت

(ج)

3	2	6		
ن	ب	ی	=	نبی

(د)

12	6	1	4	9		
ق	ی	ا	م	ت	=	قیامت

(ھ)

4	11	1	10		
م	ث	ا	ل	=	مثال

سوال:۵ ذیل میں دیے گئے اشاروں کی مدد سے پہچانیے اور سبق میں سے تلاش کر کے نام لکھیے۔

(الف) سب سے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(ب) سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام

(ج) جس کے آنے سے دنیا ختم ہو جائے گی قیامت

سوال:۶ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں چار جملے لکھیں۔

(الف) سب سے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(ب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب خاتم النبیین ہے۔

(ج) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سب کے لیے کافی ہے۔

(د) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔

باب دوم: عبادات

سبق:۱ طہارت اور صفائی

مقاصد عام:

❶ بچوں کو عبادت کا طریقہ سکھانا۔ ❷ دینی و اسلامی تعلیمات کی اہمیت بچوں کے دلوں میں پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

❶ بچوں کو اسلام میں طہارت اور صفائی کی اہمیت سمجھانا۔ ❷ بچوں کو پاکی اور صفائی کا طریقہ سکھانا۔

امدادی اشیا:

کتاب، بورڈ، مارکر، صابن، ٹشو پیپر، صاف ستھری خوبصورت جائے نماز۔ مسواک۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہوجائیں گے کہ طہارت اور صفائی کی اہمیت جان لیں، اور بیت الخلا جانے اور واپس نکلنے کے آداب سے واقف ہوجائیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو صاف ستھرا رہنے کا عادی بنانا اور ناپاکی سے بچنے والا بنانا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

❶ نماز پڑھنے سے پہلے ہم کیا کرتے ہیں؟ ❷ وضو سے ہمیں کیا فائدہ ہوتا ہے؟

❸ ایک بات یاد رکھنے کی ہے کہ جب بچے ذہنی آمادگی کے سوالوں کے جوابات دیں تو بعض مرتبہ ایک سے زائد جوابات بھی صحیح ہوسکتے ہیں، لہٰذا ہر جواب پر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے اور دیگر سوالات کے ذریعے ان کی توجہ سبق کے عنوان کے قریب تر لانے کی کوشش کی جائے، مثلاً:

سوال : وضو سے ہمیں کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب ۱ : وضو سے ہمیں ثواب ملتا ہے۔ جواب ۲: وضو سے ہمیں سکون ملتا ہے۔

جواب ۳ : وضو سے ہمیں صفائی حاصل ہوتی ہے۔

اعلانِ سبق:

آج جو سبق ہے اس کا نام ہے طہارت اور صفائی آج کے سبق میں ہم پاکی حاصل کرنا سیکھیں گے۔

معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں ''طہارت اور صفائی''۔

نئی معلومات:

(الف) مدینہ کی بستی قبا میں رہنے والوں کی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یوں تعریف فرمائی ہے: ''اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک صاف ہونے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ پاک صاف لوگوں کو پسند کرتا ہے''۔ (۸)

(ب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مسواک منہ کو بہت زیادہ پاک صاف کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ خوش کرنے والی چیز ہے''۔ (۹)

(ج) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لعنت کا سبب بننے والی دو چیزوں سے بچو''، صحابہ رضی اللہ عنھم نے عرض کیا کہ ''حضرت! وہ دو باتیں کیا ہیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک یہ کہ آدمی لوگوں کے راستے میں قضائے حاجت کرے اور دوسرے یہ کہ ان کے سایہ کی جگہ میں ایسا کرے۔''(۱۰)

عملی مشق (۱):

معلم/معلمہ اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

مندرجہ ذیل ورک شیٹ بچوں کو حل کرنے کے لیے دیں۔

سوال: دیئے گئے جملوں میں صحیح جملوں کے آگے ص اور غلط کے آگے غ کا نشان لگائیں اور غلط جملے میں غلط لفظ کے گرد دائرہ بنائیں۔

	جملہ	
۱	اسلام میں طہارت اور صفائی کی بڑی اہمیت ہے۔	ص
۲	ایک اچھا مسلمان گندی اور ناپاک چیزوں سے دور نہیں رہتا ہے۔	غ
۳	بیت الخلاء استعمال کرنے کے بعد جو ناپاکی جسم پر لگی رہ جاتی ہے، اس سے پاک صاف ہونے کو استنجا کہتے ہیں۔	ص
۴	بیت الخلا میں سیدھا پیر داخل کریں پھر الٹا پیر داخل کریں۔	غ

۵ بیت الخلا میں بیٹھتے ہوئے منہ یا پیٹھ قبلے کی طرف نہ ہو۔	ص
۶ بیت الخلا سے باہر نکلتے ہوئے پہلے الٹا پیر باہر نکالیں۔	غ
۷ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنا جسم، لباس، ہاتھ اور منہ پاک اور صاف رکھیں۔	ص
۸ گندی جگہوں پر رہنے اور گندے پانی کے استعمال سے صحتیں جنم لیتی ہیں۔	غ
۹ صاف ستھرے رہنے سے اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوتے ہیں اور صحت بھی اچھی رہتی ہے۔	ص

عملی مشق (۳):

سبق پڑھاتے ہوئے وہ چیزیں بچوں کو دکھائیں جو امدادی اشیا میں ذکر کی گئی ہیں۔ بچوں کو بتائیں کہ ہاتھ اچھی طرح صابن سے دھوئیں۔

عملی مشق (۴):

بچوں سے مختصر سوالات پوچھیں۔ صرف چند سوالات نمونے کے طور پر دیے جا رہے ہیں۔ معلم/معلمہ باقی سوالات خود بنائیں۔

سوال ۱ : اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں کن لوگوں کی تعریف فرمائی ہے؟

سوال ۲ : ایک اچھا مسلمان خود کو کیسا رکھتا ہے؟

سوال ۳: جب ہمیں ضرورت کی وجہ سے بیت الخلا جانا پڑے تو کیا کریں؟

مزید ۶-۵ سوالات خود بنا کر بچوں سے پوچھیں، ان شاء اللہ تعالیٰ اس طرح اچھی طرح جانچ لیا جائے گا کہ سبق بچوں کو سمجھ میں آ گیا یا نہیں؟ جہاں کمی محسوس کریں، سبق کے وہ حصے دوبارہ دہرائیں۔

گھر کا کام:

پہلے مشقی سوالات زبانی طور پر کلاس میں حل کروائیں اس کے بعد مشق گھر سے حل کر کے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی: Reflection:

اس کا طریقہ سبق میں بتا دیا ہے۔

حوصلہ افزائی:

معلم/معلمہ حوصلہ افزائی کا طریقہ خود لکھیں:

مشق

سوال:۱ اچھی اور بری عادتوں کو ملا کر لکھ دیا گیا ہے آپ انہیں الگ الگ کالموں میں لکھیں۔

اچھی عادتیں	بری عادتیں
پاک صاف رہنا	گندا پانی پینا
اچھی طرح ہاتھ منہ دھونا	گندی جگہ پر بیٹھنا
نماز پڑھنے کی جگہ کو صاف رکھنا	گندے برتنوں میں کھانا
اپنے کپڑوں کو صاف رکھنا	
بیت الخلا جانے کے بعد صابن سے ہاتھ دھونا	

سوال:۲ خالی جگہ پر کریں۔

(الف) اہمیت (ب) مسلمان (ج) داخل (د) منہ

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) جواب: بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی طرف کثرت سے رجوع کریں اور ان سے محبت کرتا ہے جو خوب پاک صاف رہیں۔

(ب) جواب: بیت الخلاء استعمال کرنے کے بعد جو ناپاکی جسم پر لگی رہ جاتی ہے اس سے پاک صاف ہونے کو استنجا کہتے ہیں۔

(ج) جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم اپنا جسم، لباس ہاتھ اور منہ پاک اور صاف رکھیں، اسی طرح ہمارے اٹھنے بیٹھنے کی جگہ اور نماز پڑھنے کی جگہ بھی پاک اور صاف ہو۔

سوال:۴ صاف ستھرے رہنے سے کیا ہوتا ہے؟

جواب: صاف ستھرے رہنے سے اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوتے ہیں اور صحت بھی اچھی رہتی ہے۔

سبق: ۲ اذان کا بیان

مقاصد عام:

بچوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا طریقہ سکھانا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو اذان کی اہمیت سمجھانا۔
2. بچوں کو اذان دینا سکھانا۔
3. بچوں کو اذان کا جواب دینا سکھانا۔

امدادی اشیا:

کتاب، بورڈ، مارکر، ٹیپ ریکارڈر جس میں اچھی آواز میں اذان ریکارڈ ہو، مسجد کے مینار کی تصویر، چارٹ جس پر خوش خط اذان کے الفاظ لکھے ہوں۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ اذان دینے کی فضیلت سنا سکیں، خود اذان دے سکیں اور اذان کا جواب دے سکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو دین میں اذان کی اہمیت سے روشناس کروانا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

1. با جماعت نماز کہاں ادا کی جاتی ہے؟
2. ہمیں کیسے پتا چلتا ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے؟

اعلانِ سبق:

جی ہاں، آج جو سبق ہم پڑھیں گے، اس کا نام ہے ''اذان کا بیان''۔

نئی معلومات:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''اللہ تعالیٰ کے جس بندے نے سات سال تک اللہ کے واسطے اور ثواب کی نیت سے اذان دی، اس کے لیے جہنم کی آگ سے براءت لکھ دی جاتی ہے'' (یعنی دوزخ کی آگ سے ایسا شخص بالکل محفوظ رہے گا)۔[11]

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

ٹیپ ریکارڈر یا موبائل میں ریکارڈ اذان بچوں کو سنوائیں۔ بچوں سے کہیں کہ وہ بھی اذان کے الفاظ ساتھ ساتھ دہراتے رہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس طرح اذان بچوں کو یاد ہو جائے گی۔

عملی مشق (۳):

اب ایک بچہ اذان دے اور باقی تمام بچے ساتھ ساتھ اذان کا جواب دیتے رہیں۔

عملی مشق (۴):

بچوں سے ظہر کی نماز اسکول میں پڑھوائیں۔ نماز سے پہلے بچوں سے روزانہ اذان دلوائیں۔ بچوں کو سکھائیں کہ جب اذان دیں تو اذان کے ہر کلمے کا آخری حرف وقف کے ساتھ پڑھیں اور دونوں کانوں میں شہادت کی انگلی ڈالے رکھیں۔ جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہیں تو چہرہ دائیں طرف گھمائیں اور جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہیں تو چہرہ بائیں طرف گھمائیں۔

گھر کا کام:

مشق سمجھا کر کہیں کہ گھر سے حل کر کے لائیں۔ بچوں سے کہیں کہ ۱۶ الگ الگ چارٹ بنائیں۔

1. ایک چارٹ پر پوری اذان لکھیں۔
2. ایک چارٹ پر عام اذانوں کا جواب لکھیں۔
3. ایک چارٹ پر اقامت لکھیں۔
4. ایک چارٹ پر اقامت کا جواب لکھیں۔

خود احتسابی: Reflection:

جب تک تمام بچوں کو اذان اور اس کا جواب یاد نہ ہو جائے، سبق آگے نہ بڑھائیں۔

حوصلہ افزائی:

جو بچہ سب سے پہلے اذان اور اس کا جواب یاد کرے، اسے کوئی انعام دیں۔ اسی طرح جو بچہ اچھی آواز میں اذان دے اسے بھی انعام دیں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل حروف کی مدد سے سبق میں دیے گئے کم از کم دس الفاظ بنائیے۔ آپ ایک حرف کو ایک سے زائد مرتبہ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

۱ اللہ ۲ بیان ۳ نماز ۴ فضیلت ۵ فرمایا
۶ جنت ۷ اذان ۸ تمام ۹ بارہ ۱۰ منادی

سوال:۲ ذیل میں دیے گئے خالی خانوں میں اذان کے الفاظ یا ان کا ترجمہ لکھیں:

الفاظ	ترجمہ
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے
اَللّٰهُ اَكْبَرُ	اللہ سب سے بڑا ہے
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ	آؤ نماز کی طرف

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجیے:

جواب: (الف) نماز سے پہلے بلند آواز کے ساتھ مخصوص الفاظ سے نماز کی طرف بلانے کو اذان کہتے ہیں۔

جواب: (ب) جس شخص نے بارہ سال تک اذان دی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور ہر روز اذان کے بدلے اس کے لیے ساٹھ (۶۰) نیکیاں لکھی جائیں گی۔

جواب: (ج) جماعت کی نماز سے پہلے جو کلمات کہے جاتے ہیں انہیں اقامت کہتے ہیں۔

جواب: (د) نماز نیند سے بہتر ہے۔

سوال:۴ "اذان" کے سامنے دیئے گئے خانوں میں مناسب الفاظ لکھیں:

(الف) **اذان** | کے دوران خاموش رہنا | چاہیے۔

(ب) جب **اذان** | سنیں تو وہی الفاظ | دہرائیں۔

(ج) فجر کی **اذان** | میں اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ | کے جواب میں "صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ" کہیں۔

سبق: ۳ سورۃ الفاتحہ

سبق: ۴ سورۃ النصر، سورۃ الاخلاص

سبق: ۵ سورۃ الفلق، سورۃ الناس

مقاصد عام:

بچوں کو قرآن مجید پڑھنا سکھانا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو نصاب میں شامل سورتیں یاد کروانا کہ وہ نماز میں انھیں باآسانی پڑھ سکیں۔
2. نصاب میں شامل سورتوں کو صحیح تجوید کے ساتھ پڑھنے کے قابل بنانا۔
3. قرآن کریم کی عظمت دلوں میں پیدا کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ کوئی ریکارڈنگ مشین جس میں سورۃ الفاتحۃ اور دیگر سورتیں اچھی آواز میں ریکارڈ ہوں مع ترجمہ، دو چارٹ جس میں سے ایک پر سورۃ الفاتحۃ کی ابتدائی تین آیتیں اور دوسرے پر بعد کی چار آیتیں مع ترجمہ لکھی ہوں۔ چارٹ جس پر سورۃ النصر لکھی ہو، چارٹ جس پر سورۃ الفلق لکھی ہو، چارٹ جس پر سورۃ الناس لکھی ہو۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ ان اسباق کو پڑھنے کے بعد یہ تمام سورتیں بچے حفظ کرلیں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کے دلوں میں قرآن پاک سے محبت اور اسے یاد کرنے کا شوق پیدا کرنا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

1. وہ کون سی سورت ہے جو ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے؟

٢ سورۂ فاتحہ کس کس کو یاد ہے؟

٣ کسی کو سورۂ فاتحہ کے علاوہ بھی کوئی سورت یاد ہو تو سنائیں۔

اعلانِ سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے، اس کا نام ہے ''سورۃ الفاتحہ''۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس سورت کو ہم زبانی یاد کریں گے۔ معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں: ''سورۃ الفاتحہ''، اور چارٹ بھی آویزاں کر دیں۔

نئی معلومات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قرآن شریف سیکھو پھر اس کو پڑھو، اس لیے کہ جو شخص قرآن شریف سیکھتا ہے اور پڑھتا ہے اور تہجد میں اس کو پڑھتا رہتا ہے، اس کی مثال اس کھلی تھیلی کی سی ہے جو مشک سے (ایک بہت اچھی اور بہت قیمتی خوش بو کا نام ہے) بھری ہوئی ہو کہ اس کی خوشبو تمام مکان میں پھیلتی ہے اور جس شخص نے قرآنِ کریم سیکھا پھر باوجود اس کے کہ قرآنِ کریم اس کے سینے میں ہے، وہ سو جاتا ہے (یعنی اس کو تہجد میں نہیں پڑھتا) اس کی مثال اس مشک کی تھیلی کی طرح ہے جس کا منہ بند کر دیا گیا ہو۔"(١٢)

عملی مشق (١):

یہ تینوں اسباق انھی چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں جو پہلے ذکر کئے گئے ہیں۔

عملی مشق (٢):

ریکارڈ کی گئی سورتیں اور ان کا ترجمہ بچوں کو بار بار سنوائیں۔ اس سے بچوں کو سورتیں اور ان کا ترجمہ آسانی سے یاد ہو جائے گا۔ بچوں کا تلفظ بھی اس مشق کے ذریعے صحیح ہو جائے گا۔

عملی مشق (٣):

بچوں سے کلاس میں نفل پڑھوائیں اور ان سے کہیں کہ وہ نفل نمازوں میں یاد کی ہوئی سورتیں بلند آواز سے تلاوت کریں۔

گھر کا کام:

بچوں کو سبق کے آخر میں دی گئی مشقیں کلاس میں سمجھا دیں اور پھر گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی: **Reflection:**

جب تک تمام بچوں کو سورتیں اور ان کا ترجمہ اچھی طرح یاد نہ ہو جائے، محنت جاری رکھیں۔

حوصلہ افزائی:

جو بچے سورتیں اور ان کا ترجمہ یاد کرلیں مَاشَآءَ اللّٰہُ ، سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ کران کی حوصلہ افزائی کریں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) قرآن کریم کی سب سے پہلی سورت کون سی ہے؟

جواب: قرآن کریم کی سب سے پہلی سورت سورۃ فاتحہ ہے۔

(ب) تمام تعریفیں کس کی ہیں؟

جواب: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں

سوال:۲ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

(ب) (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

سوال:۳ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) سورۃ النصر پڑھنے کا کتنا ثواب ہے؟

جواب: سورۃ النصر پڑھنے کا ثواب چوتھائی قرآن کے برابر ہے ۔

(ب) جو شخص دس مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے گا اس کو کیا ملے گا؟

جواب: اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے ایک محل بنا دیں گے۔

سوال: ۴ لکھی ہوئی آیات کا ترجمہ ان کے سامنے دیے گئے خانوں میں لکھیں:

آیات	ترجمہ
وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ	اور تم لوگوں کو دیکھ لو کہ وہ فوج در فوج
فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا○	اللہ کے دِین میں داخل ہو رہے ہیں
قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ○	کہہ دو: بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ایک ہے
اَللّٰہُ الصَّمَدُ	اللہ ہی ایسا ہے کہ سب اُس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں

سوال: ۵ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے۔

(ب) اللہ ہی ایسا ہے کہ سب اس کے محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں۔

(ج) اور اس کے جوڑ کا کوئی بھی نہیں۔

سوال: ٦ مندرجہ ذیل سولات کے جوابات لکھیں:

(الف) تمام انسانوں کا رب کون ہے؟

جواب تمام انسانوں کا رب اللہ تعالیٰ ہے۔

(ب) سورۃ الفلق میں جن چیزوں کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے ان میں سے دو چیزیں بتائیں۔

جواب ❶ اندھیری رات کے شر سے۔

❷ حسد کرنے والوں کے شر سے۔

سوال: ۷ خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) کہو کہ میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں۔

(ب) کہو کہ میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں۔

سبق: ۶ نماز کے فوائد

مقاصد عام:

1. بچوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا سکھانا۔
2. بچوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی عظمت پیدا کرنا۔

مقاصد خاص:

1. نماز کے فضائل سنا کر نماز پڑھنے کا شوق پیدا کرنا۔
2. نماز کے اہتمام کا شوق پیدا کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب - بورڈ - مارکر- چارٹ۔

فوائد: Learning Outcome:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ نماز کا اہتمام کریں اور اس کے چند دینی اور دنیاوی فوائد بیان کر سکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کے ذہنوں میں نماز کی اہمیت بٹھا کر ان کو نماز کا عادی بنانا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

1. دنیا اور آخرت کی کامیابی اللہ تعالیٰ نے کس عمل میں رکھی ہے؟ جب بچے جواب میں نماز کہیں تو معلم/معلمہ کہیں مَاشَآءَ اللّٰہ بالکل ٹھیک جواب دیا ہے۔
2. دین کا وہ کون سا حکم ہے جو دن میں پانچ مرتبہ پورا کرنا ضروری ہے؟

اعلان سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے نماز کے فوائد۔ معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں: ''نماز کے فوائد''، یا چارٹ آویزاں کریں۔

نئی معلومات:

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے

موسم میں باہر تشریف لائے، پتے درختوں سے گر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی ٹہنیاں ہاتھ میں لیں ان کے پتے اور بھی گرنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ابوذر!" میں نے عرض کیا: "لبیک یا رسول اللہ!" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مسلمان بندہ جب اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے اس درخت سے گر رہے ہیں۔"(۱۳)

عملی مشق (۱):

1. اس سبق کو بھی چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔
2. یہ سبق چوں کہ چند عنوانات میں تقسیم ہے۔ لہٰذا پہلے ایک عنوان اچھی طرح پڑھا لیں پھر دوسرا۔ جب تمام عنوانات الگ الگ اچھی طرح پڑھا لیں تو پھر پورا سبق ایک ساتھ پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

نماز پڑھنا ضروری ہے؛ اس عنوان کو پڑھانے کے بعد مندرجہ ذیل سوالات زبانی پوچھیں تاکہ پتہ چل جائے کہ بچوں نے یہ عنوان سمجھ لیا ہے۔

سوال: نماز پڑھنا ضروری ہے، یہ ہمیں کیسے پتا چلا؟

جواب: یہ عبادت اتنی ضروری ہے کہ اس کی مسجد میں ادائیگی کو یاد دلانے کے لیے روزانہ پانچ وقت اذان دی جاتی ہے۔

سوال: نماز کن پر فرض ہے؟

جواب: نماز ہر امیر و غریب، بوڑھے، جوان، مرد، عورت، بیمار، تن درست سب پر فرض ہے۔

نماز کے فائدے

خالی جگہ پر کریں: (یہ ورک شیٹ بچوں کو کلاس ورک کے طور پر دیں)

نماز کے دینی فائدے

1. نماز گناہوں سے بچاتی ہے۔
2. جنت کی کنجی نماز ہے۔
3. اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے والے کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔

نماز کے دنیاوی فائدے

صحیح جواب منتخب کریں:

1. نماز میں شفا ہے۔ (بیماری۔شفا۔پریشانی)
2. نماز پڑھنے والے سے رزق کی تنگی ہٹادی جاتی ہے۔ (وقت۔پانی۔رزق)
3. نماز وقت کا پابند بناتی ہے۔ (کھیل۔وقت۔نیند)
4. عورتوں کو جماعت سے نماز پڑھنے کے بجائے اکیلے نماز پڑھنے میں پچیس درجہ ثواب ملتا ہے۔ (پچیس۔پندرہ۔بیس)

عملی مشق (۳):

سبق کے آخر میں دی گئی مشقیں بچوں سے کلاس میں حل کروائیں۔حسبِ ضرورت بچوں کی رہنمائی فرمائیں۔

گھر کا کام:

بچوں سے کہیں کہ نماز پر ایک مختصر مضمون گھر سے لکھ کر لائیں۔اس مضمون میں کچھ باتیں سبق سے لے لیں اور کچھ باتیں دوسری کتابوں سے لیں یا امی، ابو، بڑے بھائی اور بہن سے پوچھ کر لکھیں۔اگر ممکن ہو تو بچوں کو اسکول کی لائبریری لے جائیں اور نماز سے متعلق کتابیں ان کو دیں۔

خود احتسابی: Reflection:

اس سبق کو پڑھانے کے بعد بچوں سے پوچھیں کہ ان میں نماز پڑھنے کا شوق کتنا بڑھا؟

حوصلہ افزائی:

جو بچے اس سبق کو پڑھنے کے بعد نماز کے پابندی کرنے لگیں، ان کو دعائیں دیں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) نماز ہر امیر وغریب، بوڑھے، جوان، عورت، مرد، بیمار، تندرست سب پر یکساں فرض ہے۔

(ب) بیماری کی حالت میں اگر کھڑے ہو کر ادا نہیں کی جاسکتی تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں اور اگر بیٹھ کر بھی پڑھنا مشکل ہے تو لیٹ کر ادا کی جاسکتی ہے، اور اگر لیٹ کر ادا کرنا مشکل ہے تو اشارے سے نماز ادا کریں۔

(ج) اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں بے شمار نعمتیں دی ہیں ان میں سے کسی دس کا نام لکھیے۔

۱	ایمان	۲	قرآن	۳	آنکھیں	۴	دو ہاتھ	۵	بہن بھائی
۶	والدین	۷	دماغ	۸	گھر	۹	کپڑے	۱۰	اچھا کھانا

(د) جواب: لڑکوں کو مسجد میں نماز پڑھنی چاہیے۔

(ھ) جواب: لڑکیوں کو گھر میں نماز پڑھنی چاہیے۔

سوال: ۳ نماز کے فائدے درخت میں دیئے گئے خالی خانوں میں لکھیں۔

جنت کی چابی نماز ہے۔

نماز وقت کا پابند بناتی ہے۔

نماز گناہوں سے بچاتی ہے۔

نماز میں شفا ہے۔

نماز کاہلی کو دور کرتی ہے۔

سوال: ۴ مندرجہ ذیل الفاظ کی الٹ سبق میں سے تلاش کر کے لکھیں:

الفاظ	الٹ الفاظ
نقصانات	فائدے
تالے	چابیاں
حلال	حرام
گناہ	ثواب
چھوٹوں	بڑوں

سوال ۵: ذیل میں چند چیزوں کے نام دیے جا رہے ہیں، ان میں سے جن کا تعلق نماز کے ساتھ ہے انہیں نماز کے گرد دیے گیے خانوں میں لکھیں۔ باقی چیزوں پر × کا نشان لگائیں۔

۱ مسجد ۲ وضو ۳ کھیلنا × ۴ اذان ۵ کھانا × ۶ سائیکل چلانا × ۷ نمازی

سبق: ۷　　نمازکے مستحبات

مقاصد عام:

بچوں کو اچھی طرح عبادت کرنا سکھانا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو اچھی طرح نماز پڑھنے کا عادی بنانا۔
2. بچوں کو خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھنے کا عادی بنانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ مصلّی یا صف۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ نماز کے مستحبات یاد کر لیں اور نماز میں ان کی پابندی کریں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو آداب اور مستحبات کے ساتھ نماز پڑھنے کی عادت ڈلوانا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

1. امتحانات میں اول (First) پوزیشن کس بچے کی آتی ہے؟
2. امتحانات میں اول (First) پوزیشن حاصل کرنے کے لیے کیا کرنا پڑتا ہے؟
3. اسی طرح نماز اچھی کرنے کے لیے محنت کرنی پڑتی ہے۔

اعلانِ سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے: ''نماز کے مستحبات''، اس سبق کو پڑھ کر ہمیں پتا چلے گا کہ ہم نماز کا زیادہ سے زیادہ ثواب کس طرح حاصل کر سکتے ہیں، معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں: ''نماز کے مستحبات''۔

نئی معلومات:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جو مسلمان بھی فرض نماز کا وقت آنے پر اس کے لیے اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر خوب خشوع کے ساتھ نماز پڑھتا ہے جس میں رکوع بھی اچھی طرح کرتا ہے تو جب تک کوئی بڑا گناہ نہ کرے یہ نماز اس کے لیے پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ اور نماز کی یہ فضیلت اس کو ہمیشہ حاصل ہوتی رہے گی۔''(۱۴)

نماز کا خشوع یہ ہے کہ دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور خوف ہو اور جسم کے اعضا میں سکون ہو اور خشوع میں یہ بات بھی شامل ہے کہ قیام کی حالت میں نگاہ سجدے کی جگہ پر رکوع میں پیروں کی انگلیوں کی طرف، سجدے میں ناک پر اور بیٹھنے کی حالت میں گود پر ہو۔

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

دو بچوں کو مقرر کریں ایک بچہ حمزہ بن کر سوالات کرے اور دوسرا بھائی جان بن کر سوالوں کے جوابات دے۔

عملی مشق (۳):

پچھلے سبق "نماز کے فوائد" کی طرح معلم/معلمہ خود مزید سوالات اور" خالی جگہ پر کریں" والی مشقیں بنا کر بچوں سے حل کروائیں۔

گھر کا کام:

چھوٹے بہن بھائیوں کو نماز کے مستحبات سکھائیں۔ امی ابو کو بھی بتائیں کہ آج ہم نے نماز کے مستحبات سیکھے ہیں۔

خود احتسابی: Reflection:

کلاس میں صف بچھوا کر بچوں سے نفل پڑھوائیں۔ ایک وقت میں مثلاً ۴ یا ۵ بچوں سے نفل پڑھوائیں۔

اگر بچے مستحبات کی رعایت رکھ کر نماز پڑھیں تو آپ کی محنت وصول ہو گئی۔ آپ کو مبارک ہو۔

حوصلہ افزائی:

معلم/معلمہ خود لکھیں وہ کس طرح بچوں کی حوصلہ افزائی کریں گے: ____________________

____

مشق

سوال:۱ ہر عنوان کے آگے چند الفاظ لکھے ہیں، جن الفاظ کا تعلق اس عنوان سے نہیں ان پر ✖ کا نشان بنائیں۔

(الف) نماز کے ارکان (رکوع / سجدہ / کھانسی)

(ب) جسم کے حصے (ہاتھ / آستین / کلائی)

(ج) ثواب کے کام (مستحب / تسبیح / جمائی)

سوال:۲ درست جواب کے گرد دائرہ ○ بنائیں اور غلط جواب پر ✖ کا نشان بنائیں۔

(الف) حمزہ ظہر/عصر/مغرب کی نماز اسکول میں باجماعت ادا کرتا ہے۔

(ب) نماز کے وہ اعمال جن سے نماز کا ثواب گھٹ/بڑھ/مٹ جاتا ہے انہیں نماز کے مستحبات کہتے ہیں۔

(ج) تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت دونوں بازو/ ہاتھ/ ہتھیلیاں آستین سے باہر نکالنا۔

(د) جتنا ہو سکے ہنسی/رونے/ کھانسی کو روکنے کی کوشش کرنا۔

(ھ) جمائی آئے تو ناک/منہ/کان بند رکھنا۔

سوال:۳ نیچے لکھے گئے سبق کے جملوں میں سے ہر جملے میں ایک غلطی ہے، آپ اس غلطی کے گرد دائرہ بنائیں اور نیچے دی گئی لکیر پر پورا جملہ درست کر کے لکھیں۔

(الف) نماز کے وہ اعمال جن سے نماز کا ثواب بڑھ جاتا ہے انھیں نماز کے فرائض کہتے ہیں۔

نماز کے وہ اعمال جن سے نماز کا ثواب بڑھ جاتا ہے انھیں نماز کے مستحبات کہتے ہیں۔

(ب) جتنا ہو سکے ہنسی کو روکنے کی کوشش کرنا۔

جتنا ہو سکے جمائی کو روکنے کی کوشش کرنا۔

(ج) جمائی آئے تو منہ بند رکھنا، اگر منہ کھل جائے تو سجدے کی حالت میں سیدھے ہاتھ کی پشت اور باقی حالتوں میں الٹے ہاتھ کی پشت منہ پر رکھنا۔

جمائی آئے تو منہ بند رکھنا، اگر منہ کھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھے ہاتھ کی پشت اور باقی حالتوں میں الٹے ہاتھ کی پشت منہ پر رکھنا۔

سوال: ۴ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) حمزہ نے کیا بات محسوس کی؟

جواب: حمزہ نے یہ بات محسوس کی کہ جب وہ جماعت سے نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں تو رکوع اور سجدہ زیادہ لمبا نہیں ہوتا۔ لیکن جب جماعت کی نماز ختم ہو جاتی ہے اور بڑے بھائی جان اپنی الگ سنتیں اور نوافل پڑھتے ہیں تو رکوع اور سجدہ کافی لمبا ادا کرتے ہیں۔

(ب) نماز کے مستحبات کسے کہتے ہیں؟

جواب نماز کے وہ اعمال جن سے نماز کا ثواب بڑھ جاتا ہے انہیں نماز کے مستحبات کہتے ہیں۔

(ج) آپ کس کے ساتھ مسجد جاتے ہیں؟

جواب میں اپنے ابو کے ساتھ مسجد جاتا ہوں۔

(د) جب آپ اکیلے نماز پڑھتے ہیں تو رکوع اور سجدے میں کتنی مرتبہ تسبیح پڑھتے/ پڑھتی ہیں؟

جواب سات مرتبہ۔

سبق: ۸ چند اہم عبادات

زکوٰۃ، روزہ اور حج

مقاصدِ عام:

بچوں کو عبادت کا طریقہ سکھانا۔

مقاصدِ خاص:

1. بچوں کو زکوٰۃ، روزہ اور حج کے بارے میں چند بنیادی معلومات فراہم کرنا۔
2. بچوں کو اسلام کے بنیادی ارکان کے بارے میں بتلانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ زکوٰۃ، روزہ اور حج کے بارے میں چند بنیادی معلومات حاصل کر لیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

اسلام کے بنیادی ارکان کی ادائیگی کی اہمیت بچوں کے دلوں میں پیدا کرنا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

1. امتحان میں فرسٹ کون آتا ہے؟ جو ایک مضمون میں سب سے زیادہ نمبر لے یا تمام مضامین میں؟
2. فرسٹ آنے کے لیے ایک مضمون میں محنت کرنا پڑتی ہے یا تمام مضامین میں؟

اعلانِ سبق:

بالکل ٹھیک، آج جو ہم سبق پڑھیں گے، اس کا نام ہے ''زکوٰۃ، روزہ اور حج''۔ آج ہم اسلام کے ان اہم ارکان کے بارے میں چند ضروری معلومات حاصل کریں گے۔

نئی معلومات:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، حج کرو، نیکی کا حکم کرو، برائی سے روکو اور اپنے گھر والوں کو سلام کرو۔ جس شخص نے ان میں سے کسی چیز میں کچھ کمی کی تو وہ اسلام کے ایک حصے کو چھوڑ رہا ہے اور جس نے ان سب کو بالکل ہی چھوڑ دیا اس نے اسلام سے منہ پھیر لیا۔"(۱۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کسی حج کرنے والے سے تمہاری ملاقات ہو تو اس کے اپنے گھر میں پہنچنے سے پہلے اس کو سلام کرو اور مصافحہ کرو اور اس سے مغفرت کی دعا کے لیے کہو، کیوں کہ وہ اس حال میں ہے کہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا فیصلہ ہو چکا ہے (اس لیے اس کی دعا کے قبول ہونے کی خاص توقع ہے)۔(۱۶)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔ سبق کے تین حصوں زکوٰۃ، روزہ اور حج کو ایک ایک کر کے پڑھائیں۔ اس طرح ان شاء اللہ تعالیٰ بچے آسانی سے پورا سبق سمجھ لیں گے۔

عملی مشق (۲):

سبق پڑھانے کے بعد مندرجہ ذیل سوالات اگر زبانی طور پر پوچھ لیے جائیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ بچوں کو مزید فائدہ ہوگا۔

سوال : زکوٰۃ کیا ہے اور کس نے کن پر فرض کی ہے؟

جواب : زکوٰۃ مالی عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ نے مال دار مسلمانوں پر سال میں ایک مرتبہ اپنے مال میں سے ادا کرنا فرض قرار دیا ہے۔

سوال : زکوٰۃ میں مال کا کتنا حصہ نکالا جاتا ہے؟

جواب : زکوٰۃ میں مال کا ڈھائی فیصد یعنی چالیسواں حصہ نکالا جاتا ہے۔

سوال : زکوٰۃ کن کو دی جاتی ہے؟

جواب : زکوٰۃ غریب مسلمانوں کو دی جاتی ہے۔

سوال : قرآن پاک میں زکوٰۃ کا ذکر نماز کے ساتھ کتنی مرتبہ کیا گیا؟

جواب : قرآن پاک میں ستر سے زیادہ مقامات پر نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا ذکر ساتھ ساتھ کیا گیا ہے۔

سوال : خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کرنے والوں کو کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

جواب : جو لوگ خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت عطا فرماتے ہیں اور ان کو سکون اور اطمینان عطا فرماتے ہیں۔

سوال : روزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب : اللہ تعالیٰ کی خوشی اور رضا مندی حاصل کرنے کے لیے صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی دوسری چیزوں سے رکنے کا نام روزہ ہے۔

سوال : روزہ رکھنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب : روزہ رکھنے سے صحت اچھی رہتی ہے اور انسان کئی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔

سوال : رمضان المبارک کے مہینے میں مسلمان کیا عبادت کرتے ہیں؟

جواب : دنیا بھر کے مسلمان رمضان المبارک کے مہینے میں دن میں روزہ رکھتے ہیں اور رات کو تراویح کی نماز میں قرآن پاک پڑھتے ہیں۔

سوال : بیت اللہ کیا ہے؟

جواب : بیت اللہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا گھر، مکہ مکرمہ میں ایک مکان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا گھر کہا ہے۔

سوال : حج کرنا کن پر فرض ہے؟

جواب : جو مسلمان بیت اللہ تک پہنچنے کی طاقت رکھتے ہوں، ان پر حج کرنا فرض ہے۔

سوال : حج کن عبادتوں کا مجموعہ ہے؟

جواب : حج مالی اور جسمانی عبادتوں کا مجموعہ ہے، کیوں کہ اس میں مال بھی خرچ ہوتا ہے اور حج کے مختلف ارکان ادا کرنے ہوتے ہیں جو جسمانی عبادت ہے۔

عملی مشق (۳):

اشاروں کی مدد سے پہچان کر نام لکھیں:

① مال دار مسلمانوں پر سال میں ایک مرتبہ اپنے مال میں سے ادا کرنا فرض ہے۔	زکوٰۃ
② یہ رکھنے سے صحت اچھی رہتی ہے اور انسان کئی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔	روزہ
③ یہ غریب مسلمانوں کو دی جاتی ہے۔	زکوٰۃ
④ اس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا گھر۔	بیت اللہ
⑤ یہ وہ مبارک شہر ہے جہاں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔	مکہ
⑥ مالی اور جسمانی عبادتوں کا مجموعہ ہے۔	حج
⑦ توحید و رسالت کی گواہی اور نماز کے بعد اسلام کا تیسرا رکن ہے۔	روزہ
⑧ جو مسلمان بیت اللہ تک پہنچنے کی طاقت رکھتے ہوں ان پر یہ فرض ہے۔	حج
⑨ دنیا بھر کے مسلمان اس مہینے میں دن میں روزہ رکھتے ہیں اور رات کو تراویح کی نماز میں قرآن پاک پڑھتے ہیں۔	رمضان
⑩ ہر سال ساری دنیا سے لاکھوں کی تعداد میں جمع ہو کر مکہ مکرمہ پہنچتے ہیں اور حج ادا کرتے ہیں۔	مسلمان

گھر کا کام:

سبق کے آخر میں دی گئی مشق سمجھا کر گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی: Reflection:

بچوں کو زیادہ سے زیادہ مشقوں میں حصہ لینے کا موقع فراہم کریں۔

حوصلہ افزائی:

معلم/معلمہ اگر بچوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ بچے جلد سیکھ لیں گے۔

مشق

سوال:۱ دیے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

جسمانی ۔ مالی

(الف) جسمانی (ب) مالی (ج) جسمانی ، مالی

سوال:۲ صحیح جواب کے نیچے لائن ___ کھینچیں جب کہ غلط لفظ پر ✖ کا نشان لگائیں۔

(الف) زکوٰۃ سال میں ایک / دو✖ مرتبہ ادا کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔

(ب) زکوٰۃ امیر✖ / غریب مسلمانوں کو دی جاتی ہے۔

(ج) قرآن پاک میں ستر سے زیادہ مقامات پر نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ / روزہ✖ ادا کرنے کا ذکر ساتھ ساتھ کیا گیا ہے۔

(د) اسلام کا ایک عظیم الشان فرض حج ان مسلمانوں پر فرض ہے جو بیت اللہ تک پہنچنے کی طاقت / نیت✖ رکھتے ہوں۔

(ھ) صبح صادق سے طلوع✖ / غروب آفتاب تک کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی دوسری چیزوں سے رکنے کا نام روزہ ہے۔

(و) دنیا بھر کے مسلمان رمضان المبارک کے مہینے میں دن / رات✖ میں روزہ رکھتے ہیں اور رات / دن✖ کو تراویح کی نماز میں قرآن پاک پڑھتے ہیں۔

سوال:۳ اشاروں کی مدد سے عبادت کا نام پہچانیے اور سامنے دی گئی خالی جگہ میں لکھیے۔

(الف) زکوٰۃ (ب) حج (ج) روزہ

سوال:۴ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) چند اہم ترین عبادات کون سی ہیں؟

جواب: چند اہم ترین عبادات زکوٰۃ، روزہ اور حج ہیں۔

(ب) زکوٰۃ کن پر فرض ہے؟

جواب: مالدار مسلمانوں پر سال میں ایک مرتبہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔

(ج) حج کن پر فرض ہے؟

جواب: جو مسلمان بیت اللہ تک پہنچنے کی طاقت رکھتے ہوں ان پر حج کرنا فرض ہے۔

(د) روزہ کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی خوشی اور رضامندی حاصل کرنے کے لیے صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے، پینے اور اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی دوسری چیزوں سے رکنے کا نام روزہ ہے۔

باب سوم (الف): احادیث

سبق: ۱ وضو کی اہمیت، بہترین عمل

سبق: ۲ زبان کی حفاظت، گانے کا نقصان

سبق: ۳ مسلمانوں کو نقصان یا دھوکا دینے کی ممانعت

سبق: ۴ چغل خوری کی ممانعت، قرآنِ کریم کی فضیلت

مقاصد عام:

1. بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث یاد کروانا تاکہ بچے عمل کرنے والی باتوں پر عمل کریں اور منع کی ہوئی باتوں سے بچیں۔
2. بچوں کو دین کی بنیادی باتیں سکھانا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث زبانی یاد کروانا۔
2. بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے اثر لینے والا بنانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ چارٹ جن پر احادیث اور ان کا ترجمہ لکھا ہوا ہو۔

فوائد: Learning Outcome:

ان اسباق کو پڑھنے کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ احادیث اور ان کا ترجمہ زبانی سنا سکیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے اثر لینے والا اور ان پر عمل کرنے والا بنانا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سبق نمبر:۱

❶ وضو کی اہمیت

نماز کی تیاری کے لیے کن چیزوں کی ضرورت ہے؟

❷ بہترین عمل

چند اچھے کام بتائیں جو ہمیں کرنے چاہییں۔

سبق:۲

❸ زبان کی حفاظت

اچھے انسان میں کیا خوبیاں ہوتی ہیں؟

❹ گانے کا نقصان

ہمیں کن برے کاموں سے بچنا چاہیے؟

سبق:۳

❺ مسلمانوں کو نقصان یا دھوکا دینے کی ممانعت

ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں سے کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

سبق:۴

❻ چغل خوری کی ممانعت

جنت میں جانے کے لیے ہمیں کن بری باتوں سے بچنا چاہیے؟

❼ قرآنِ عظیم کی فضیلت

چند اچھے کام بتائیں جو ہمیں کرنے چاہییں۔

اعلانِ سبق:

آج جو حدیث ہم پڑھیں گے، اس کا نام ہے زبان کی حفاظت، معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں:

''زبان کی حفاظت''۔ ہر حدیث کو پڑھاتے ہوئے الگ الگ اعلانِ سبق کیا جائے۔

اسی طرح ذہنی آمادگی میں بھی الگ الگ سوالات کریں جو پہلے ذکر کیے جا چکے ہیں، معلم/معلمہ اپنی طرف سے بھی سوالات بنا کر پوچھ سکتے ہیں۔

نئی معلومات:

معلم/معلمہ وہ احادیث بھی بچوں کو سنا سکتے ہیں جو وہ پہلے پڑھا چکے ہیں، چند فضائل یہاں ذکر کیے جا رہے ہیں:

وضو کی اہمیت:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "جو بندہ کامل وضو کرتا ہے (یعنی ہر عضو کو اچھی طرح تین مرتبہ دھوتا ہے)، اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔"(۱۷)

بہترین عمل:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "تمام نمازوں کا پورا پورا خیال رکھو، اور (خاص طور) پر بیچ کی نماز کا، اور اللہ کے سامنے باادب فرماں بردار بن کر کھڑے ہوا کرو۔"(۱۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"(۱۹)

زبان کی حفاظت:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور بھلی بات کہو، تمہارے لیے اجر لکھا جائے گا اور بری بات نہ کہو تمھارے لیے گناہ لکھا جائے گا۔"(۲۰)

گانے کا نقصان:

حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (راستے میں چلتے ہوئے) گانے کی آواز سنی تو اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور راستے سے ہٹ گئے، اور مجھ سے فرمایا: "اے نافع! کیا تم وہ چیز (گانے کی آواز ابھی تک) سن رہے ہو؟ میں نے کہا نہیں، تو اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کانوں سے انگلیاں نکالیں اور فرمایا: "میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی ہی کوئی آواز سنی اور یہی عمل کیا (جو میں نے کیا)۔ (۲۱)

مسلمان کو نقصان یا دھوکا دینے کی ممانعت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غلے کے ڈھیر کے پاس سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اس ڈھیر کے اندر ڈالا تو ہاتھ میں کچھ تری محسوس ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ بیچنے والے سے پوچھا: "یہ تری کیسی ہے؟" اس نے عرض کیا: "یارسول اللہ! غلہ پر بارش کا پانی پڑ گیا تھا"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم نے بھیگے ہوئے غلّے کو ڈھیر کے اوپر کیوں نہیں رکھا تاکہ خریدنے والے اس کو دیکھ سکتے۔ جس نے دھوکہ دیا وہ میرا نہیں (یعنی) میری اتباع کرنے والا نہیں۔" (۲۲)

چغل خوری کی ممانعت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آئے اور بدترین بندے وہ ہیں جو چغلیاں کھانے والے، دوستوں میں جدائی ڈالنے والے ہیں۔" (۲۳)

قرآنِ کریم کی فضیلت:

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: "قرآنِ کریم کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کیا کرو، اس عمل سے آسمانوں میں تمہارا ذکر ہوگا اور یہ عمل زمین میں تمہارے لیے ہدایت کا نور ہوگا۔" (۲۴)

عملی مشق (۱):

تمام اسباق پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔ جب تک بچوں کو احادیث اور ان کا ترجمہ یاد نہ ہو جائے مشق کرواتے رہیں۔

عملی مشق (۲):

بچوں کو احادیث پر عمل کی مشق کروائیں۔

1. عملاً وضو کروائیں۔ وضو کا سبق پہلے گزر چکا ہے۔
2. بچوں سے نماز کے بارے میں پوچھتے رہیں۔ یہ بھی پوچھیں کہ امی، ابو کی خدمت کس نے کی؟ ان کی بات کس نے مانی؟ بچوں سے دریافت کریں کہ انھوں نے امی ابو کی کیا خدمت کی۔ جب وہ بتائیں کہ انہوں نے والدین کی خدمت کی ہے تو ان کی حوصلہ افزائی کریں۔
3. بچوں کو بتلائیں کہ وہ اپنی زبان کو اچھے کاموں میں استعمال کریں، ان کو سمجھائیں کہ اگر گاڑی کی بریک خراب ہو تو ٹکر ہو جاتی ہے اسی طرح اگر ہم اپنی زبان پر قابو نہیں رکھیں گے تو نقصان ہو گا۔
4. بچوں کو بتائیں کہ گانا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں ہے، ہمیں بھی اس سے بچنا چاہیے۔
5. کسی بھی مسلمان کو نقصان پہنچانے اور دھوکا دینے سے بچنا چاہیے۔ ہم کبھی کسی کی چیز نہ چھپائیں۔
6. معلم/معلمہ بچوں میں چغل خوری کے رجحان کی حوصلہ شکنی کریں۔ کبھی بھی بچوں سے ایک دوسرے کی شکایت نہ سنیں۔ بچوں میں کوئی تنازع ہو تو اسے سلجھائیں۔ اگر کسی بچے میں یہ عادت ہو کہ وہ دوسروں کی برائیاں بیان کرتا ہو تو اسے پیار و محبت سے سمجھائیں کہ ایسا نہ کیا کرے۔ جو بچے ایک دوسرے کی چغلیاں کھا کر دوستوں میں لڑائی کرواتے ہوں، ایسے بچوں کو سمجھا بجھا کر چغلی چھڑوائیں۔

قرآنِ کریم کی فضیلت:

بچوں میں صحیح قرآنِ مجید پڑھنے کا شوق پیدا کریں۔ بچوں کو بتائیں کہ صحیح قرآنِ مجید پڑھنا سیکھیں۔

روزانہ قرآنِ پاک کی تلاوت کریں۔ بچوں سے کبھی کبھی پوچھ لیا کریں کہ کل کس نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ جو بچے پابندی سے قرآنِ پاک پڑھیں، ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

گھر کا کام:

جو احادیث یاد کی ہیں وہ گھر میں امی اور ابو کو سنائیں۔

خود احتسابی: Reflection:

بچوں کی عادات و اطوار میں مثبت تبدیلی لانے کی کوشش جاری رکھیں۔

حوصلہ افزائی:

سبق پڑھنے کے بعد بچوں میں جو بھی اچھی تبدیلی آئے، اسے نظر انداز نہ کریں۔ اسے اہمیت دیں، اس کا اچھے انداز میں تذکرہ کریں۔

مشق

سوال:۱ سب سے بہتر عمل کیا ہے؟

جواب: سب سے بہتر عمل اپنے وقت پر نماز پڑھنا اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔

سوال:۲ خالی جگہ پُر کیجیے:

(الف) بے شک گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔

(ب) اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔

سوال:۳ خالی جگہ پُر کریں:

(الف) مسلمان کو نقصان پہنچانا یا اس کو دھوکہ دینا منع ہے۔

سوال:۴ خالی جگہ پُر کریں:

(الف) چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(ب) سب سے اچھا کلام اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

باب سوم (ب): مسنون دعائیں

سبق:۵ صبح شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں، کپڑا پہننے کی دعا

سبق:۶ بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا

سبق:۷ بیت الخلا سے نکلنے کے بعد کی دعا

سبق:۸ اذان کے بعد کی دعا

مقاصد عام:

بچوں کو ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والا بنانا۔

مقاصد خاص:

۱. مسنون دعائیں زبانی یاد کروانا۔
۲. مخصوص مواقع پر مسنون دعائیں پڑھنے کا عادی بنانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ ان اسباق کو پڑھنے کے بعد بچے مسنون دعائیں اور ان کا ترجمہ یاد بھی کر لیں گے اور عملی زندگی میں ان دعاؤں کو پڑھیں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں میں سنتوں کا شوق پیدا کر کے ان پر عمل کرنے والا بنانا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال ۱ : نماز کس کے لیے پڑھی جاتی ہے؟

جواب ۱ : اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے لیے۔

جواب ۲ : اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لیے۔

سوال ۲ : اگر ہم چاہتے ہیں کہ دن بھر میں بار بار اللہ تعالیٰ کو یاد کریں تو اس کا آسان طریقہ کیا ہے؟

جواب ۱ : ذکر کرنا۔

جواب ۲ : دعا مانگنا۔

اعلانِ سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے، اس کا نام ہے: "مسنون دعائیں" آج ہم جو دعا سیکھیں گے اس کا عنوان ہے:

1. صبح وشام تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں
2. کپڑا پہننے کی دعا۔
3. بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا۔
4. بیت الخلا سے نکلنے کے بعد کی دعا۔
5. اذان کے بعد کی دعا۔

باری باری دعائیں یاد کروانے کے بعد اگلی دعا بورڈ پر لکھ دیں۔

نئی معلومات:

صبح شام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ! کتنی بڑی خوش خبری ہے ہر مسلمان کے لیے جو اس چھوٹی سی دعا کو تین تین مرتبہ کہہ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دین اسلام کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط بنالیتا ہے۔ ایسے مسلمان کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن راضی اور خوش کردے گا۔ اس خوش خبری کے بعد ہم سب کو یہ دعا پابندی سے خود بھی پڑھنی چاہیے اور دوسروں کو بھی بتانی چاہیے۔

کپڑا پہننے کی دعا:

جو دعا سبق میں دی گئی ہے، وہ پڑھنے سے تو ہمارے گناہ معاف ہوجائیں گے، اس کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ''جو بندہ نیا کپڑ پہنے اور کہے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ''

(حمد وشکر اس اللہ کے لیے جس نے مجھے وہ لباس عطا فرمایا جس سے میں اپنی پردہ داری کرتا ہوں اور زندگی میں وہ میرے لیے سامان زینت بنتا ہے)

پھر وہ بندہ اپنا وہ لباس جو اس نے پُرانا کر کے اتار دیا ہے صدقہ کر دے تو وہ زندگی میں اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حفاظت ونگہبانی میں رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ داری فرمائے گا''۔ (۲۵)

بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا:

جس طرح مکھیاں اور بعض دوسرے کیڑے غلاظت پر گرتے ہیں اسی طرح خبیث شیاطین بھی غلاظت کو پسند کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لیے بیت الخلا جاتے ہوئے ہمیں دعائیں پڑھنا سکھایا ہے۔ تا کہ ہم ان موذی چیزوں سے محفوظ رہیں۔

بیت الخلا سے نکلنے کے بعد کی دعا:

اگر پیشاب یا پاخانہ (اللہ نہ کرے) رک جائے اور جسم سے فطری طریقے سے خارج نہ ہو تو انسان کو کس قدر تکلیف ہوگی۔ اور اگر یہ تکلیف بڑھ جائے تو اسپتالوں کے چکر کاٹنے پڑتے ہیں اور علاج کرانا پڑتا ہے۔ تو اس دعا کے ذریعے ہم اس کا اہتمام کرنے والے بن جائیں گے کہ فطری طریقے سے پیشاب یا پاخانے کا خارج ہونا اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے۔

اذان کے بعد کی دعا:

اذان کے بعد کی دعا میں ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تین دعائیں کرتے ہیں۔

1. وسیلہ
2. فضیلہ
3. مقام محمود

1. وسیلہ:

اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبولیت کا ایک انتہائی اونچا مقام اور جنت کا ایک مخصوص درجہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے کسی ایک ہی بندہ کو ملے گا۔

2. فضیلہ:

یہ بھی وسیلہ ہی کی طرح ہے۔

3. مقام محمود:

یہ ایک ایسا مقام یا کوئی تخت ہوگا جس پر فائز ہونے والا ہر ایک کی نگاہ میں معزز و محترم ہوگا اور تمام انسان اس کے ثنا خواں اور شکر گزار رہوں گے۔

تمام مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ تینوں اعلیٰ مقامات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گا۔

عملی مشق (۱):

ان تمام دعاؤں کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھانا ہے اور یاد کروانا ہے۔

عملی مشق (۲):

دعائیں یاد ہو جانے کے بعد بچوں سے دعائیں سوالات کے انداز میں پوچھیں، مثلاً:

1. اذان کے بعد کی دعا سنائیں۔
2. بیت الخلا میں جانے سے پہلے کون سی دعا پڑھی جاتی ہے؟
3. بیت الخلا سے باہر آنے کے بعد کون سی دعا پڑھی جاتی ہے؟
4. کپڑا پہننے کی دعا اور اس کا فائدہ سنائیں، وغیرہ۔

گھر کا کام:

بچوں کو دعاؤں کے فضائل سنا کر روزانہ ان کے پڑھے جانے کے مواقع پر پڑھنے کی ترغیب دیں۔
مختلف دعاؤں کے بارے میں روزانہ پابندی سے پوچھیں۔ بچوں کو کہیں کہ وہ یہ دعائیں اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو سکھائیں۔

معلمین/معلمات کی باتوں کا بچوں پر بہت اثر ہوتا ہے۔ اہتمام سے پوچھتے رہنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ بچے ان دعاؤں کا اہتمام کرنے لگیں گے اور یہ ہمارے لیے صدقۂ جاریہ بنے گا۔

خود احتسابی: Reflection:

معلم/معلمہ ایک چیک لسٹ بنالیں اور اس میں مختلف دعائیں اور بچوں کے نام لیں اور صحیح یا غلط کا نشان لگالیں تاکہ بچوں کی کارگزاری سامنے آتی رہے کہ بچوں نے دعا پڑھی یا نہیں۔

نمبر شمار	نام	دعا	پڑھی
۱	عبداللہ	اذان کے بعد کی دعا	☑
۲	ناصر	بیت الخلا جانے سے پہلے کی دعا	☒
۳	جنید	کھانے سے پہلے کی دعا	☑
۴	اسلم	پانی پینے کی دعا	☑
۵	عبید	دودھ پینے کی دعا	☑

حوصلہ افزائی:

ان شاء اللہ تعالیٰ حوصلہ افزائی کے ذریعے بچوں میں دعاؤں کا شوق بڑھے گا۔ لہٰذا اس کا ضرور اہتمام کیا جائے۔

مشق

سوال: ۱ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان کے بعد کی جانے والی دعا میں تین چیزیں ترتیب سے لکھیں:

۱ وسیلہ ۲ فضیلت ۳ مقام محمود

باب چہارم (الف): سیرت

سبق:۱ ہجرت حبشہ

مقاصد عام:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی سے بچوں کو روشناس کرانا۔

مقاصد خاص:

دین پھیلانے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی قربانیوں سے بچوں کو آگاہ کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔

تعلیمی نتائج: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھ کر بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ اسلام کی پہلی ہجرت یعنی ہجرت حبشہ کے بارے میں جان لیں۔ اس کے علاوہ غم کے سال کے بارے میں بنیادی معلومات حاصل کر لیں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو یہ بات سمجھانا کہ دین حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دی ہوئی قربانیوں سے پھیلا ہے۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے سال تک خفیہ طور پر لوگوں کو اسلام کی دعوت دی؟

جواب: تین سال تک

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعوت دیتے تھے؟

جواب: اے لوگو! ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھ لو، کامیاب ہو جاؤ گے''۔

اعلانِ سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے: ''ہجرت حبشہ''، معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں ''ہجرت حبشہ''۔

نئی معلومات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص کے دونوں قدم اللہ تعالیٰ کے راستے میں غبار آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ انھیں دوزخ کی آگ پر حرام فرما دیں گے۔"(۲۶)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

سبق پڑھانے کے بعد بچوں سے مندرجہ ذیل سوالات کریں۔

سوال : دین کی خاطر اپنا وطن چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جانے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب : ہجرت کہتے ہیں۔

سوال : ہجرت کرنے کے فائدے بتائیں۔

جواب: ❶ ہجرت کرنا تمام گناہوں کو دھو ڈالتا ہے۔

❷ ہجرت کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خوش خبری ہے۔

سوال : صحابہ رضی اللہ عنہم نے پہلی ہجرت کب کی؟

جواب : پہلی ہجرت ۵ نبوی میں کی۔

سوال : پہلی ہجرت کیا کہلاتی ہے؟

جواب : ہجرتِ اولی کہلاتی ہے

سوال : حبشہ کا بادشاہ کیسا تھا؟

جواب : بہت نیک دل انسان تھا۔

سوال : کفارِ مکہ نے بادشاہ کے دربار میں مسلمانوں کی کیا شکایت کی؟

جواب : یہ بے دین اور بگڑے ہوئے لوگ ہیں۔

سوال : حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے رحم کو کس طرح بیان کیا؟

جواب : اللہ تعالیٰ نے ہم پر رحم کیا اور ہمارے درمیان اپنا رسول بھیجا جس نے ہمیں سارے برے کاموں

سے روک دیا اور ایک اللہ کی طرف بلایا۔

سوال : نجاشی نے تقریر سن کر کیا کہا؟

جواب : ''تم یہاں امن وامان کے ساتھ رہو'' اور مسلمانوں کو کفارِ مکہ کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔

سوال : آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہربان چچا کیا کرتے تھے؟

جواب : ہر مشکل گھڑی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیتے تھے اور کفار مکہ کے ظلم وستم سے ہر ممکن حد تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بچاتے تھے۔

سوال : نبوت کے دسویں سال کن کا انتقال ہوا؟

جواب : آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہربان چچا ابوطالب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفادار اور جاں نثار بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔

سوال : ابوطالب کی وفات کے بعد مکہ مکرمہ کے مشرکین نے کیا کیا؟

جواب : ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو بہت زیادہ ستانا اور تکلیفیں پہنچانا شروع کر دیں۔

نوٹ : ان سوالات کے جواب کی ورک شیٹ بھی بن سکتی ہے اور یہ سوالات ماہانہ یا دوسرے امتحانی پرچوں میں بھی پوچھے جا سکتے ہیں۔

عملی مشق (۳):

سبق میں سے تلاش کر کے مندرجہ ذیل الفاظ کے الٹ معنی والے الفاظ لکھیں۔

الفاظ	الٹ
نیکیوں	برائیوں
صحیح	غلط
سخت دل	نرم دل
عالم	جاہل
اچھے	برے
دوست	دشمن

انکار	اقرار
وفات	پیدائش
غمی/غم	خوشی
تکلیفیں	راحتیں

گھر کا کام:

سبق کے آخر میں دی گئی مشق سمجھا کر بچوں کو گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔

خود احتسابی: Reflection:

جب تک بچے روانی سے سوالات کے جوابات نہ دینے لگیں، مشق جاری رکھیں۔

حوصلہ افزائی:

درست جواب دینے پر مَاشَآءَ اللّٰہ ، سُبْحَانَ اللّٰہ کہہ کر بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

سوال: ۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: دین کی خاطر اپنا وطن چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جانے کو ''ہجرت'' کہتے ہیں۔

(ب) جواب: ہجرت کرنا تمام گناہوں کو دھوڈالتا ہے، ہجرت کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خوش خبری ہے۔

(ج) جواب: جب کفارِ مکہ نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت دے دی۔

(د) جواب: حبشہ پہنچ کر یہ خبر ملی کہ کفارِ مکہ نے اسلام قبول کر لیا ہے، یہ سن کر بعض لوگ واپس چلے آئے۔

سوال: ۲ مندرجہ ذیل حروف جوڑ کر الفاظ بنائیں۔

(الف)= ہجرت (ب)= گناہوں (ج)= حبشہ (د)= تکالیف

(ھ) = مسلمان (و)= مشرکین

سوال:۳ مندرجہ ذیل الفاظ کے جملے بنائیے:

الفاظ	جملے
ہجرت	آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔
اسلام	اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے۔
اطمینان	ہمیں اطمینان سے نماز ادا کرنی چاہیے۔
شکایت	کسی کی شکایت کرنا اچھی بات نہیں۔
مہربان	اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہیں۔
جاں نثار	صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار ساتھی تھے۔

سوال:۴ مندرجہ ذیل جملوں میں الفاظ کی ترتیب بدل دی گئی ہے آپ ان کو صحیح ترتیب سے لکھیں:

(الف) جواب: اسلام میں ہجرت کا بڑا مقام ہے۔

(ب) جواب: حبشہ کا بادشاہ (نجاشی) بہت نیک دل انسان تھا۔

(ج) جواب: ہم اس پر ایمان لے آئے جس کی وجہ سے مکہ والے ہمارے دشمن ہو گئے۔

سوال:۵ بتائیں مندرجہ ذیل جملے کس نے کہے:

(الف) اے بادشاہ! ہم پہلے بالکل جاہل تھے، بتوں کی پوجا کرتے تھے، مردار کھاتے تھے اور آپس میں لڑتے تھے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ

(ب) یہ بے دین اور بگڑے ہوئے لوگ ہیں۔ کفارِ مکہ

(ج) تم یہاں امن وامان کے ساتھ رہو۔ نجاشی

(د) اللہ تعالیٰ نے ہم پر رحم کیا اور ہمارے درمیان اپنا رسول بھیجا۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ

سبق:۲

طائف کا سفر

مقاصد خاص:

مختلف مواقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازِ تبلیغ، مشقت برداشت کرنے اور امت سے محبت اور شفقت کے بارے میں بچوں کو بتانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر طائف اور معراج کے سفر سے متعلق اہم باتیں جان لیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازِ تبلیغ، امت سے محبت وشفقت اور اللہ تعالیٰ کے یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام سے روشناس کرانا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال: پہلی ہجرت کیا کہلاتی ہے؟ جواب: ہجرت اولیٰ کہلاتی ہے۔

اعلانِ سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے: "طائف کا سفر"۔ معلم/ معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں:
"طائف کا سفر"۔

نئی معلومات:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:
"یا رسول اللہ! قبیلہ ثقیف کے تیروں نے تو ہمیں ہلاک کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے بددعا

فرما دیجیے" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! قبیلہ ثقیف کو ہدایت عطا فرما دیجیے۔ (۲۷)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

یہ ورک شیٹ بنا کر دی جا سکتی ہے۔

بتائیں یہ جملے کس نے کہے ہیں؟

سوال : اے اللہ کے رسول! اگر آپ کا حکم ہو تو طائف والوں کو ان دو پہاڑوں کے درمیان کچل دیا جائے۔

جواب : پہاڑوں کے فرشتے نے۔

سوال : اللہ تعالیٰ نے آپ کو ملاقات کے لیے بلایا ہے۔

جواب : حضرت جبرئیل علیہ السلام نے۔

سوال : نہیں، میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ اگر یہ لوگ مسلمان نہیں ہوئے تو ان کی نسل میں کوئی اللہ تعالیٰ کا ماننے والا پیدا ہو۔

جواب : ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

عملی مشق (۳):

مندرجہ ذیل کے بارے میں بتائیں کہ یہ کیا ہیں؟

1. طائف : عرب کے ایک قدیم شہر کا نام ہے جو مکہ مکرمہ سے تقریباً ۶۵ کلومیٹر دور ہے۔
2. قبیلہ بنو ثقیف : یہ لوگ طائف میں آباد تھے۔
3. براق : ایک تیز رفتار سواری جس پر سوار ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کا سفر کیا۔

گھر کا کام:

1. گھر جا کر چھوٹے بہن بھائیوں کو طائف کا سفر اور واقعۂ معراج سنائیں۔
2. سبق کے آخر میں دی گئی مشقیں حل کریں۔

خود احتسابی: Reflection:

جب تک سبق کا پورا کام مکمل نہ ہو جائے بچوں سے مشق کرواتے رہیں۔

حوصلہ افزائی:

بچوں کے ہر اچھے جواب پر ان کی حوصلہ افزائی ضرور کریں۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو امید تھی کہ اگر یہ قبیلہ مسلمان ہو جائے تو مسلمانوں کو قریش کے ظلم و ستم سے نجات مل جائے گی۔

(ب) جواب: طائف کے رئیس اور سردار انتہائی بے رخی اور بد اخلاقی سے پیش آئے اور بازار کے شریر لڑکوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لگا دیا۔

(ج) جواب: وہ شریر لڑکے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے، تالیاں پیٹتے اور پتھر مارتے رہے۔

(د) جواب: میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ اگر یہ لوگ مسلمان نہیں ہوئے تو ان کی نسل میں کوئی اللہ تعالیٰ کا ماننے والا پیدا ہو۔

(ھ) جواب: معراج کی رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ نمازوں کا تحفہ ملا، نماز اللہ تعالیٰ کا اتنا اہم حکم ہے کہ بقیہ سارے احکامات اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ زمین پر نازل فرمائے لیکن نماز کا حکم اللہ تعالیٰ نے عرش پر عطا فرمایا۔

(و) جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم بُراق پر سوار ہو کر واپس مکہ مکرمہ تشریف لائے۔

سوال:۲ ذیل میں دیئے گئے حروف کی ترتیب بدل دی گئی ہے، آپ ان کو ترتیب کے مطابق لکھ کر درست الفاظ بنائیں۔

(الف) = مخالفت (ب) = سرداروں (ج) = شریر

(د) = پہاڑوں (ھ) = بارگاہ

سوال:۳ ایک ہی جملے کے مختلف حصوں میں ایک جیسا رنگ کریں:

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے	قبیلہ مسلمان ہو جائے تو مسلمانوں کو	براق پر سوار ہو کر واپس مکہ مکرمہ تشریف لائے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو امید تھی کہ اگر یہ	مکہ والوں کی مخالفت دیکھ کر	قریش کے ظلم وستم سے نجات مل جائے گی۔
مسلسل تکلیفوں کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے	پانچ نمازوں کا تحفہ ملا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم	اور معراج کا عظیم الشان واقعہ پیش آیا۔
معراج کی رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو	آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک انعام ہوا	طائف کے سفر کا ارادہ فرمایا۔

سوال:۴ لکیر کے ذریعہ آپس میں ملائیں:

الف	ب
طائف	بُراق
پہاڑوں کی خدمت پر مامور	عرب کا ایک قدیم شہر
تیز رفتار سواری	معراج
عظیم الشان واقعہ	فرشتہ

سوال:۵ خالی جگہ پُر کریں :

(الف) شہر ، تقریباً (ب) سواری (ج) تحفہ

سبق: ۳ مدینہ منورہ

مقاصدِ خاص:

بچوں کو مدینہ منورہ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ ہجرت کے بارے میں چند معلومات فراہم کرنا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔

فوائد: Learning Outcome:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ مدینہ منورہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ ہجرت کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کرلیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو اسلامی تاریخ کے بارے میں معلومات فراہم کرنا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم طائف کیوں گئے؟

جواب: وہاں کے لوگوں اور سرداروں کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے۔

اعلانِ سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے اس کا نام ہے: "مدینہ منورہ"۔ معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں "مدینہ منورہ۔"

نئی معلومات:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرا جو امتی مدینہ طیبہ کے قیام کی مشکلات کو برداشت کر کے یہاں قیام کرے گا، میں قیامت کے دن اس کا سفارشی یا گواہ بنوں گا''۔ (۲۸)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

چند اہم نکات بورڈ پر لکھ دیں:

(الف) مدینہ منورہ عرب کا ایک مشہور شہر ہے۔

(ب) مدینہ منورہ میں رہنے والے کچھ لوگ بت پرست اور کچھ یہودی تھے۔

(ج) خزرج کے کچھ لوگ حج کے لیے مکہ مکرمہ آئے اور مسلمان ہو کر مدینہ منورہ جا کر اسلام کی تبلیغ کرنے لگے۔

(د) مکہ مکرمہ میں قریش کا ظلم وستم جب اپنی انتہا کو پہنچ گیا تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مدینہ منورہ ہجرت کی اجازت دے دی۔

(ہ) مسلمانوں کے مدینہ منورہ چلے جانے کے بعد کافروں نے ایک رات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا منصوبہ بنایا (نعوذ باللہ)

(و) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حکم سے مدینہ منورہ ہجرت کے لیے روانہ ہو گئے۔

(ز) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی امانتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔

عملی مشق (۳):

سیرت کے اسباق (۱) اور (۲) کی طرز پر معلم/معلمہ از خود مشقیں بنا کر بچوں سے حل کروائیں۔

گھر کا کام:

سبق کے آخر میں دی گئی مشقیں بچوں کو سمجھائیں اور گھر سے کر کے لانے کو کہیں

خود احتسابی: Reflection:

حوصلہ افزائی:

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) مدینہ منورہ کا پُرانا نام کیا تھا؟

جواب: مدینہ منورہ کا پُرانا نام یثرب تھا۔

(ب) مدینہ منوّرہ مکہ مکرمہ سے کتنے فاصلے پر ہے؟

جواب: مدینہ منوّرہ مکہ مکرمہ سے تقریباً تین سو میل کے فاصلے پر ہے ۔

(ج) اوس اور خزرج کون تھے؟

جواب: اوس اور خزرج بت پرستوں کے دو بڑے خاندان تھے۔

(د) مسلمانوں کے مدینہ منورہ چلے جانے کے بعد کافروں نے کیا منصوبہ بنایا؟

جواب: مسلمانوں کے مدینہ منورہ چلے جانے کے بعد کافروں نے ایک رات جمع ہو کر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا منصوبہ بنایا (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ) ۔

سوال:۲ لکیر کے ذریعے "الف" اور "ب" کو آپس میں ملائیں:

الف	ب
مدینہ منورہ کا پُرانا نام	کچھ بت پرست اور کچھ لوگ یہودی
اوس اور خزرج	یثرب
مدینہ منورہ میں رہنے والے	بت پرستوں کے دو بڑے خاندان

سبق: ۴ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں

مقاصد خاص:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی کے بارے میں بچوں کو بتانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔

فوائد: Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ ہجرت کے حالات جان لیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

اسلام کے ابتدائی زمانے کے حالات سے بچوں کو روشناس کروانا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

سوال : مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ سے کتنے فاصلے پر واقع ہے؟

جواب : ۳۰۰ میل کے فاصلے پر۔

سوال : آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر ہجرت میں کون تھے؟

جواب : حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

اعلانِ سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے، اس کا نام ہے: ''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں''۔ معلم/معلمہ سبق کا نام بورڈ پر خوش خط لکھ دیں: ''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں''۔

نئی معلومات:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے ایک تجارتی قافلے کے ساتھ ملک شام سے واپس آ رہے تھے کہ راستے میں ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سفید کپڑے پہنائے۔ مدینہ میں مسلمانوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے روانہ ہونے کی خبر سن لی تھی۔ مدینہ کے مسلمان روزانہ صبح کو حرّہ تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لیے آتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے۔ ایک دن بہت دیر انتظار کر کے مسلمان واپس ہوئے۔ ایک آدمی کسی ضرورت سے اپنے قلعے کی چھت پر چڑھا تو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھ لیا اور زور سے سب کو بتا دیا۔ لوگ خوشی سے دوڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ عورتیں اور بچے خوشی سے کہہ رہے تھے: "وداع کی گھاٹیوں سے چودھویں کا چاند ہم پر نکلا، جب تک کوئی بھی اللہ کی دعوت دیتا رہے گا، ہم پر شکر واجب رہے گا۔"(۲۹)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

سیرت کے اسباق ۱، ۲ اور ۳ کی طرح اس میں بھی عملی مشق کروائیں۔ معلم/معلمہ پچھلے اسباق دیکھ کر خود مشقیں بنائیں۔

عملی مشق (۳):

چند سوالات یہ پوچھے جا سکتے ہیں:

سوال ۱: مدینہ منورہ والے روزانہ کیا کرتے تھے؟ سوال ۲: ہر ایک کی کیا خواہش تھی؟

سوال ۳: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کہاں ٹھہری؟ سوال ۴: مسجد قبا کیا ہے؟

سوال ۵: اوس اور خزرج کس چیز سے تنگ آئے ہوئے تھے؟

بچوں سے جوابات بورڈ پر بھی لکھوائے جا سکتے ہیں۔ معلم/معلمہ جوابات خود بھی بورڈ پر لکھ سکتے ہیں۔

گھر کا کام:

سبق کے آخر میں دی گئی مشق سمجھا کر گھر سے حل کر کے لانے کو کہیں۔

خوداحتسابی: Reflection:

بچوں کے جواب دینے کی صلاحیت کو دیکھیں۔ اگر تمام بچے سبق میں دلچسپی لے رہے ہیں اور جوابات دے رہے ہیں تو یہ قابلِ قدر بات ہے۔

حوصلہ افزائی: بچوں کی تعریف کر کے ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ پہنچے تو لوگوں نے راستے کے دونوں کناروں پر کھڑے ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔

(ب) جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی چلتے چلتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے ٹھہر گئی، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہیں پر ٹھہرے۔

(ج) جواب: مکہ مکرمہ کے وہ مسلمان جو گھر بار چھوڑ کر مدینہ منورہ آئے "مہاجرین" کہلاتے ہیں۔

(د) جواب: مدینہ منورہ کے وہ مسلمان جنھوں نے مہاجرین کی مدد کی "انصار" کہلاتے ہیں۔

(ھ) جواب: یہ دونوں قبیلے ہمیشہ آپس میں لڑتے رہتے تھے۔ روز روز کی لڑائی سے وہ لوگ خود بھی تنگ آچکے تھے اس لیے لڑائی کو ختم کرنے کے لیے وہ لوگ چاہتے تھے کہ کسی کو اپنا بادشاہ بنالیں۔

سوال:۲ مندرجہ ذیل الفاظ کے الٹ معنی والے الفاظ سبق میں سے تلاش کر کے لکھیں:

الفاظ	الٹ	الفاظ	الٹ
غمگین	خوش	بیچ	کنارہ
بے سہارا	سہارا	سوتیلے	سگے
گمنام	مشہور		

سوال:۳ صحیح جواب منتخب کریں:

(الف) مدینہ (ب) گھر (ج) مہاجرین (د) اوس اور خزرج

باب چہارم (ب): اخلاق و آداب

سبق:۵ قرآن کریم کی تلاوت کے آداب

مقاصد عام:

بچوں کو اچھے کام کرنے کا طریقہ سکھانا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو قرآنِ کریم کی تلاوت آداب کے ساتھ کرنا سکھانا۔
2. بچوں کو قرآنِ کریم کا ادب کرنا سکھانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔ قرآنِ کریم۔ رحل۔

فوائد: Learning Outcome:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ بچے قرآنِ کریم کی تلاوت کے آداب سیکھ لیں گے اور ان پر عمل بھی کریں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کے دلوں میں قرآنِ پاک کی عظمت اور محبت پیدا کرنا تاکہ وہ اس کی تلاوت بھی کریں اور اس پر عمل بھی کریں۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

1. اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے کتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں؟
2. اللہ تعالیٰ کی سب سے آخری کتاب کا کیا نام ہے؟

اعلانِ سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے، اس کا نام ہے: ''قرآنِ کریم کی تلاوت کے آداب''۔ معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں: ''قرآنِ کریم کی تلاوت کے آداب''۔

نئی معلومات:

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے: (کہ قیامت کے دن) "صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن شریف پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا۔ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا۔ بس تیرا مرتبہ وہی ہے، جہاں آخری آیت پر پہنچے۔"(۳۰)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

سبق پڑھنے کے بعد بچوں سے باری باری سبق میں دیے گئے آداب کے مطابق تلاوت کرنے کو کہیں۔

عملی مشق (۳):

سبق پڑھاتے ہوئے بچوں سے مندرجہ ذیل مختصر سوالات کرنا مناسب رہے گا:

۱. قرآنِ کریم کا ادب کرنا کس کے لیے ضروری ہے؟
۲. تلاوت شرع کرنے سے پہلے کیا پڑھنا چاہیے؟
۳. قرآنِ کریم آہستہ آواز سے کب پڑھنا چاہیے؟
۴. قرآنِ کریم بلند آواز سے کب پڑھنا چاہیے؟
۵. جہاں سجدے کی آیت آئے، وہاں کیا کرنا چاہیے؟

عملی مشق (۴):

یہ ورک شیٹ بچوں سے حل کروائیں:

خالی جگہ پُر کریں:

۱. قرآنِ کریم ہمیشہ ___وضو___ کر کے پڑھنا چاہیے۔
۲. قرآنِ کریم کو رحل یا ___تپائی___ یا کسی اونچی جگہ پر رکھ کر پڑھنا چاہیے۔
۳. قرآنِ کریم ٹھہر ٹھہر کر ___تجوید___ کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔
۴. ضرورت پوری کرنے کے بعد قرآنِ کریم پڑھنا شروع کریں تو پھر سے ___تَعَوُّذْ___ پڑھنا چاہیے۔

۵ قرآنِ کریم اچھی ___آواز___ کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔
۶ قرآنِ کریم کی ___عظمت___ دل میں رکھنا چاہیے کہ یہ بہت ہی بلند مرتبہ ___کلام___ ہے۔
۷ قرآنِ کریم پڑھنے کے بعد ___جزدان___ میں لپیٹ کر رکھیں، تا کہ گرد و ___غبار___ سے محفوظ رہے۔

عملی مشق (۵):

ذہنی آزمائش کے سوالات:

سوال: پورے سبق میں لفظ "قرآن کریم" کتنی مرتبہ آیا ہے؟ جواب: ۱۷ مرتبہ۔

سوال: لفظ "پڑھنا" پورے سبق میں کتنی مرتبہ آیا ہے؟ جواب: ۶ مرتبہ۔

سوال: سبق میں سے پانچ ایسے الفاظ تلاش کر کے لکھیں جن کے آخر میں "ت" آتا ہو۔

(الف) رحمت۔ (ب) تلاوت۔ (ج) ضرورت۔ (د) عظمت۔ (ھ) قیامت۔

گھر کا کام:

۱ بچوں کو مشق سمجھا کر گھر سے کر کے لانے کو کہیں۔
۲ بچوں سے کہیں کہ گھر میں آداب کی رعایت کرتے ہوئے قرآنِ پاک کی تلاوت کریں۔
۳ اگلے دن بچوں سے پوچھیں کہ کس کس نے تلاوت کے آداب کا خیال رکھا؟ بچوں سے وہ آداب بھی پوچھیں جن کے مطابق انھوں نے تلاوت کی تھی۔

خود احتسابی: Reflection:

جب تک کلاس کے ہر بچے کو تلاوت کے آداب یاد نہ ہو جائیں اور وہ آداب کے مطابق تلاوت نہ کرنے لگ جائیں آپ مطمئن نہ ہوں۔

حوصلہ افزائی:

معلم/معلمہ حوصلہ افزائی جاری رکھیں۔

مشق

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: قرآن کریم کا ادب کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

(ب) جواب: تلاوت شروع کرنے سے پہلے ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ'' اور ''بِسْمِ اللّٰہِ'' پڑھنی چاہیے۔

(ج) جواب: اگر لوگ کام میں مشغول ہوں یا نماز پڑھ رہے ہوں تو قرآن کریم آہستہ آواز سے پڑھیں۔

(د) جواب: جہاں سجدے کی آیت آئے وہاں سجدہ ضرور کرنا چاہیے۔

سوال:۲ مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع یا واحد سبق میں سے تلاش کر کے لکھیں:

واحد	جمع
ادب	آداب
عادت	عادات
صفت	صفات

جمع	واحد
ضرورتیں	ضرورت
رحمتیں	رحمت
آوازیں	آواز

سوال:۳ مندرجہ ذیل میں جس لفظ کے معنی الگ ہیں اس کے گرد دائرہ بنائیں:

(الف)	ادب	احترام	(لاپرواہی)
(ب)	پاک	صاف	(گندا)
(ج)	(نیچا)	اونچا	بلند
(د)	وقف	(چلنا)	رکنا
(ھ)	مشغول	(بیکار)	مصروف
(و)	دھیما	(تیز)	آہستہ
(ز)	تلاوت	پڑھنا	(سننا)

سوال:۴ قرآن کریم کی تلاوت کے تین آداب لکھیں۔

۱ قرآن کریم اچھی آواز کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

۲ قرآن کریم کی عظمت دل میں رکھنی چاہیے کیوں کہ یہ بہت بلند مرتبہ کلام ہے۔

۳ جب کوئی دوسرا آدمی قرآن کریم پڑھ رہا ہو تو ادب سے خاموشی سے سننا چاہیے۔

سبق:٦ مسجد کی اہمیت وآداب

مقاصد عام:

بچوں کو اسلامی آداب سکھانا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو بتانا کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں۔
2. بچوں کے دلوں میں مسجد کا ادب واحترام پیدا کرنا۔
3. بچوں کو مسجد کا عادی بنانا۔

امدادی اشیا:

بورڈ۔ کتاب۔ مارکر۔ نماز کا کمرہ یا مسجد۔

فوائد: Learning Outcome:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے ان شاء اللہ تعالیٰ مسجد کے آداب سیکھ لیں گے اور ان پر عمل بھی کریں گے۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو بچپن سے مسجد کی اہمیت بتانا اور مسجد کا عادی بنانا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

1. اذان کہاں دی جاتی ہے؟
2. مسجد کس کا گھر ہے؟

اعلانِ سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے، اس کا نام ہے: ''مسجد کی اہمیت وآداب''۔ معلم/معلمہ بورڈ پر سبق کا نام خوش خط لکھ دیں۔

نئی معلومات:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ کثرت سے مسجدوں میں جمع رہتے ہیں، وہ مسجدوں کے کھونٹے ہیں۔ فرشتے ان کے ساتھ بیٹھتے

ہیں۔ اگر وہ مسجدوں میں موجود نہ ہوں تو فرشتے انھیں تلاش کرتے ہیں۔ اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی ضرورت کے لیے جائیں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔"(۳۱)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

بچوں کو مسجد یا نماز کے کمرے میں لے جائیں۔ جاتے ہوئے آداب کا خیال رکھیں۔ بچوں کو آداب بتاتے بھی رہیں اور ان سے پوچھتے بھی رہیں۔ مثلاً

1. ہاں بھئی! کون سی چیزیں کھا کر مسجد میں نہیں جانا چاہیے؟
2. اب ہم مسجد میں داخل ہو رہے ہیں، لہٰذا اپنے جوتے، چپل باہر جھاڑ کر سلیقے سے مناسب جگہ رکھیں۔
3. جب مسجد میں داخل ہوں تو پہلے کون سا پاؤں داخل کریں گے اور پھر کیا پڑھیں گے؟

   جب بچے درست جواب دیں تو کہیں جَزَاکَ اللّٰهُ خَیْرًا بالکل ٹھیک بتایا۔
4. کیا اگلی صف میں جانے کے لیے لوگوں کی گردنیں پھلانگنی چاہییں؟

   بالکل ٹھیک، مَاشَآءَ اللّٰهُ، اب ہم تحیۃ المسجد پڑھیں گے۔
5. ہاں بھئی! مسجد میں کون سے باتیں منع ہیں؟

   بالکل ٹھیک بتایا، مَاشَآءَ اللّٰهُ! اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے۔

گھر کا کام:

1. اپنے گھر میں ایک جگہ مخصوص کریں، خاص طور سے بچیاں جہاں نماز پڑھیں، قرآنِ پاک کی تلاوت کریں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں۔
2. مسجد کے فضائل چھوٹے بہن بھائیوں کو بتائیں۔

خود احتسابی: Reflection:

عملی مشق کے ذریعے اس سبق کو جتنا زیادہ دلچسپ اور عمل والا بنا دیا جائے گا۔ بچوں میں مسجد جانے کا ذوق وشوق بڑھے گا۔

حوصلہ افزائی:

بچوں سے کارگزاری لیتے رہیں اور اچھی کارگزاری پر ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

سوال:۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جواب: اللہ تعالیٰ کے نزدیک زمین پر سب سے زیادہ پسندیدہ جگہ مسجد ہے۔

(ب) جواب: مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے، اس کا ادب واحترام کرنا اور اسے صاف ستھرا رکھنا ہر مسلمان کے لیے لازمی ہے۔

(ج) جواب: لڑکیاں اپنے گھر میں ہی ایک جگہ نماز کے لیے مخصوص کرلیں۔ فرض نمازیں، نوافل، ذکر اور تلاوت وغیرہ سارے اعمال اسی جگہ کیا کریں تو ان کو گھر سے باہر نکلے بغیر یہ اعمال مسجد میں ادا کرنے کا ثواب ملے گا۔

سوال:۲ مندرجہ ذیل الفاظ کو پزل میں تلاش کریں۔ ان الفاظ کو آپ اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں تلاش کریں اور ان کے گرد دائرہ بنائیں۔

مکروہ ۔ پسندیدہ ۔ مسجد ۔ آداب ۔ اعتکاف ۔ مناسب ۔ نماز ۔ فضائل۔

ا	ب	ت	م	ک	ر	و	ہ	گ
ج	ر	پ	س	ن	د	ی	د	ہ
ا	ن	م	ج	ج	ا	ب	ل	ک
ب	ل	آ	د	ا	ب	ت	ب	پ
ت	ک	گ	ل	ء	ا	ض	ف	ث
ج	م	ل	ب	س	ا	ن	م	ن
ا	ع	ت	ک	ا	ف	م	ص	ر
ح	ز	غ	ک	ظ	ض	ا	ش	ز
خ	د	ف	ق	ع	ط	ز	س	د

سوال: ۳ مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع سبق میں سے تلاش کر کے لکھیں:

واحد	جمع
مسجد	مساجد
ادب	آداب
گردن	گردنیں
ذکر	اذکار
نفل	نوافل

سوال: ۴ جو کام مسجد میں کرنے چاہییں اور جو نہیں کرنے چاہییں ملا کر لکھ دیے گئے ہیں آپ انھیں الگ الگ لکھیے:

مسجد میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ۔ مسجد میں شور مچانا ۔ نماز ختم ہونے کے بعد تھوڑی دیر ذکر و اذکار کرنا
مساجد کا ادب و احترام کرنا ۔ پیاز، لہسن کھا کر مسجد جانا ۔ مسجد میں کھیل کود کرنا
مسجد میں داخل ہوتے ہوئے سیدھا پاؤں داخل کرنا ۔ نمازی کے سامنے سے گزرنا۔

مسجد میں کیے جانے والے کام	مسجد میں نہ کرنے والے کام
مسجد میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا	مسجد میں شور مچانا
نماز ختم ہونے کے بعد تھوڑی دیر ذکر اذکار کرنا	پیاز لہسن کھا کر مسجد جانا
مساجد کا ادب واحترام کرنا	مسجد میں کھیل کود کرنا
مسجد میں داخل ہوتے ہوئے سیدھا پاؤں داخل کرنا	نمازی کے سامنے سے گزرنا

سوال: ۵ خالی جگہ پُر کریں:

(الف) مساجد جنت کے باغ ہیں۔

(ب) پیاز ، لہسن یا کوئی بھی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں نہ جائیں۔

(ج) مسجد میں داخل ہوتے وقت نفلی اعتکاف کی نیت کریں۔

(د) جماعت ختم ہوتے ہی فوراً سنتوں کی نیت نہ باندھیں۔

(ہ) مسجد میں شور مچانا اور دنیاوی باتیں کرنا منع ہے۔

سبق: ۷　　گھر کے آداب

مقاصد عام:

بچوں کو روزمرہ کے آداب سکھانا۔

مقاصد خاص:

1. بچوں کو گھر میں رہنے کے آداب سکھانا۔
2. بچوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا سکھانا۔
3. بچوں کے دلوں میں یہ بات بٹھانا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر بڑے مہربان ہیں اور وہی ہمیں تمام نعمتیں عطا فرماتے ہیں۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔

فوائد:　Learning Outcome:

ان شاء اللہ تعالیٰ اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے اس قابل ہو جائیں گے کہ گھر میں داخل ہونے اور گھر میں رہنے کے آداب سیکھ لیں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو بچپن ہی سے ایسے آداب سکھانا جس سے وہ دوسروں کے حقوق کا احترام کرنا سیکھ لیں۔

ذہنی آمادگی:　Brain Storming:

1. اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے چند کے نام بتائیں۔
2. چند نعمتیں ایسی ہیں جن کے بغیر زندگی گزارنا بہت مشکل ہے۔ آپ ان کے نام بتائیں۔

جواب: اب بچے مختلف جواب دیں گے۔ آپ صحیح جوابات پر بالکل ٹھیک، مَاشَآءَ اللّٰہُ کہیں۔ جب کوئی بچہ/بچی کہہ دے کہ وہ نعمت ہمارا گھر ہے تو کہیں۔ جی ہاں! وہ نعمت گھر ہے۔

اعلانِ سبق:

آج جو سبق ہم پڑھیں گے، اس کا نام ہے: "گھر کے آداب"۔ معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں:

''گھر کے آداب''۔

نئی معلومات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم کسی گھر میں جاؤ تو گھر والوں کو سلام کرو اور پھر جب گھر سے نکلو اور جانے لگو تو وداعی سلام کر کے نکلو۔" (۳۲)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

مندرجہ ذیل سوالات زبانی پوچھیں:

1. گھر میں کس طرح داخل ہونا چاہیے؟
2. گھر میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت دروازہ کس طرح بند کرنا چاہیے؟
3. چھوٹے بہن بھائیوں کے ساتھ ہمیں کیسے رہنا چاہیے؟
4. گھر میں کیا چیزیں نہیں لانی چاہییں؟
5. کس سے پوچھ کر گھر سے جانا چاہیے؟
6. کس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے؟

عملی مشق (۳):

ذہنی مشق کے سوالات:

سوال: اس سبق میں لفظ 'گھر' کتنی مرتبہ آیا ہے؟ جواب: ۲۱ مرتبہ

سوال: کس موسم کا ذکر سبق میں دو مرتبہ آیا ہے؟ جواب: سردی کا۔

گھر کا کام:

بچوں سے کہیں کہ وہ ان تمام آداب پر عمل کریں جو اس سبق میں دیئے گئے ہیں۔ اگلے دن یہ ورک

شیٹ ان سے کلاس میں بھروائیں۔ جو آپ نے کیا اس کے مطابق خالی جگہ میں ص کا نشان لگائیں:

۱ میں دروازہ کھٹکھٹا کر گھر میں داخل ہوا۔	
۲ میں نے پہلے دایاں پاؤں گھر میں رکھا۔	
۳ میں نے گھر میں داخل ہونے کی دعا پڑھی۔	
۴ میں نے گھر والوں کو سلام کیا۔	
۵ میں نے چھوٹے بہن بھائیوں کو ہوم ورک کروایا۔	
۶ میں نے گھر کی صفائی کی۔	
۷ میں امی/ ابو سے اجازت لے کر گھر سے باہر گیا۔	

جس بچے نے تمام کاموں میں "ص" کا نشان لگایا، اس کی حوصلہ افزائی کریں۔

بچوں کو یہ بات سمجھائیں کہ ان کا اسکول اور ان کی کلاس بھی ان کا گھر ہے۔ اس کو بھی اسی طرح صاف ستھرا رکھیں، ایک دوسرے کے کام آئیں، سب کو سلام کریں۔

بچوں سے پوچھیں کہ وہ کون سے اچھے کام ہیں جو وہ اسکول میں کر سکتے ہیں۔ بچوں کے جوابات بورڈ پر لکھیں۔

خود احتسابی: Reflection:

اچھی عادات اپنانے میں بچوں کی مدد کریں۔ اپنی کامیابیوں کی فہرست بنائیں:

۱ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اب میری کلاس صاف ستھری رہتی ہے۔

۲ بچے اب ایک دوسرے کا پہلے سے زیادہ خیال رکھنے لگے ہیں۔

۳ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اب ہر بچہ سلام کرتا ہے۔

۴ ____________________

۵ ____________________

۶ ____________________

حوصلہ افزائی:

مَاشَآءَ اللّٰهُ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ ، جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کا فراخ دلی سے کلاس میں استعمال ہو۔

سوال:۱ ایک ہی جملے کے مختلف حصّوں میں ایک جیسا رنگ بھریں:

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک	دروازہ آہستہ سے بند کریں۔
گھر میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت	اور سلام کر کے باہر نکلیں۔
گھر والوں سے پوچھ کر	وغیرہ پر نہ لکھیں۔
دیواروں الماریوں	نعمت ”گھر“ ہے۔

سوال:۲ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) ہمیں بہن بھائیوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے؟

جواب: چھوٹے بہن بھائیوں سے محبت کے ساتھ پیش آئیں، ان کا خیال رکھیں، ہوم ورک کرنے میں بھی ان کی مدد کریں۔

(ب) ہمیں گھر میں کس طرح داخل ہونا چاہیے؟

جواب: کھنکھار کر یا دروازہ کھٹکھٹا کر گھر میں اس طرح داخل ہوں کہ گھر والوں کو معلوم ہو جائے، پہلے دایاں پاؤں گھر میں داخل کریں، گھر میں داخل ہونے کی دعا پڑھیں، گھر والوں کو سلام کریں، گھر میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت دروازہ آہستہ سے بند کریں۔

سوال:۳ دیے گئے جملے کو اس کے بقیہ حصے سے لکیر کے ذریعہ ملائیں:

(الف) گھر میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت دروازہ آہستہ سے ــــــــــــــــ	بند نہ کریں
	بند کریں
	کھٹکھٹائیں

(ب) بہن، بھائیوں کی چیز بغیر اجازت استعمال	کریں
	خوب کریں
	نہ کریں

(ج) دیواروں الماریوں وغیرہ پر	نہ لکھیں
	لکھیں
	خوب لکھیں

سوال: ۴ گھر میں داخل ہونے اور گھر سے باہر نکلنے کے آداب الگ الگ کالموں میں لکھیں:

گھر میں داخل ہونے کے آداب	گھر سے باہر نکلنے کے آداب
پہلے دایاں پاؤں گھر میں داخل کریں	گھر والوں سے پوچھ کر باہر نکلیں
گھر والوں کو سلام کریں	پہلے بایاں پاؤں گھر سے باہر رکھیں
گھر میں داخل ہونے کی دعا پڑھیں	گھر سے باہر جانے کی دعا پڑھیں
گھر میں داخل ہوتے وقت دروازہ آہستہ سے بند کریں	گھر والوں کو سلام کر کے باہر نکلیں

سوال: ۵ جنید ایک بہت اچھا بچہ ہے اور گھر کے آداب کا پورا خیال رکھتا ہے۔ آپ اس کے بارے میں چار جملے لکھیں:

۱ جنید جب بھی گھر میں داخل ہوتا ہے وہ گھر میں داخل ہونے کی دعا پڑھتا ہے۔

۲ وہ دیواروں اور الماریوں وغیرہ پر نہیں لکھتا۔

۳ وہ والدین اور گھر کے بڑوں کا ادب کرتا ہے۔

۴ وہ چھوٹے بہن بھائیوں کا ہوم ورک کرنے میں مدد کرتا ہے۔

سبق: ۸ بڑوں کی عزّت

مقاصد عام:

بچوں کو اسلامی آداب سکھانا۔

مقاصد خاص:

بچوں کو بڑوں کا ادب کرنے کا طریقہ سکھانا۔

امدادی اشیا:

کتاب۔ بورڈ۔ مارکر۔

فوائد: Learning Outcome:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد بچے ان شاء اللہ تعالیٰ اس قابل ہو جائیں گے کہ بڑوں کے ادب کا طریقہ سیکھ لیں اور اس پر عمل کریں۔

سبق کا بنیادی تصور:

بچوں کو بچپن سے اپنے بڑوں کا ادب اور ان کا کہنا ماننے والا بنانا۔

ذہنی آمادگی: Brain Storming:

١. کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے چھوٹے بھائی بہن آپ کا کہنا مانیں؟
٢. ہمارے چھوٹے بھائی بہن کب ہمارا کہنا مانیں گے؟

اعلانِ سبق:

جی ہاں، جب ہم اپنے بڑوں کا کہنا مانیں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارے چھوٹے بھی ہمارا کہنا مانیں گے۔ آج جو سبق ہم پڑھیں گے، اس کا نام ہے: "بڑوں کی عزت"۔ معلم/معلمہ بورڈ پر خوش خط لکھ دیں: ''بڑوں کی عزت''۔

نئی معلومات:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: '' جو جوان کسی

بوڑھے بزرگ کا اس کے بڑھاپے ہی کی وجہ سے ادب واحترام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس جوان کے بوڑھے ہونے کے وقت ایسے بندے مقرر کردے گا جو اس وقت اس کا ادب واحترام کریں گے۔ (۳۳)

عملی مشق (۱):

اس سبق کو بھی پہلے ذکر کیے گئے چار طریقوں کے مطابق پڑھائیں۔

عملی مشق (۲):

مندرجہ ذیل سوالات بچوں سے زبانی پوچھیں۔ بچوں کے جوابات بورڈ پر لکھیں۔

سوال: اسلامی تعلیمات میں چھوٹی عمر والوں کو کیا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: چھوٹی عمر والوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے سے بڑی عمر والوں کی عزت کریں۔

سوال: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا معمول تھا؟

جواب: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ اگر کسی وفد میں سے کوئی چھوٹی عمر کا شخص بڑوں سے پہلے بولنا شروع کر دیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو تاکید فرماتے کہ ''بڑے کو پہلے بولنے دو''۔

سوال: بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر کیسا ہے؟

جواب: بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ویسا ہی ہے جیسا باپ کا حق بیٹے پر۔

عملی مشق (۳):

بچوں کو یہ ورک شیٹ بنا کر حل کرنے کو کہیں:

خالی جگہ پر کریں۔

۱. برکت تمھارے بڑوں ساتھ ہے۔
۲. اچھے اور نیک بچے اپنے بڑوں کا ادب کرتے ہیں۔
۳. وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔
۴. بڑوں کے سامنے آہستہ آواز میں بات کرنا۔

گھر کا کام:

سبق پڑھانے کے اگلے دن بچوں سے پوچھیں کہ انھوں نے بڑوں کا کس طرح ادب کیا۔

جواب دینے میں بچوں کی مدد کریں۔ مثلاً:

1. کیا آپ میں سے کسی نے بڑے بھائی کو پانی پلایا؟
2. آپ میں سے کسی نے بڑی بہن کی کوئی بات مانی ہو تو بتائیں۔
3. اپنی نانی یا دادی کی کسی نے خدمت کی ہو تو بتائیں؟

خود احتسابی: Reflection:

بچے اگر بڑوں کی خدمت کرنے لگ جائیں تو بڑی خوشی کا مقام ہے۔

حوصلہ افزائی:

معلم/معلمہ خود تحریر کریں:

مشق

سوال:۱ اسلامی تعلیمات میں چھوٹی عمر والوں کو کیا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: اسلامی تعلیمات میں چھوٹی عمر والوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے سے بڑی عمر والوں کی عزت کریں۔

سوال:۲ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا معمول تھا؟

جواب: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ اگر کسی وفد میں سے کوئی چھوٹی عمر کا شخص بڑوں سے پہلے بولنا شروع کر دیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو تاکید فرماتے کہ ”بڑے کو پہلے بولنے دو۔“

سوال:۳ بڑوں کے ساتھ پیش آنے کے چند آداب دیے گئے خانوں میں لکھیں:

بڑوں کو سلام کرنا	بڑوں کے سامنے ادب سے بیٹھنا
بڑوں کے سامنے آہستہ آواز میں بات کرنا	بڑوں سے بدتمیزی نہ کرنا

حوالہ جات

1. جامع الترمذی، الدعوات، باب فضل التسبیح والتکبیر والتھلیل والتحمید، الرقم: ۳۴٦۰
2. الجامع الصغیر، ۲/۲۲۳
3. مسند احمد، حدیث العباس، ۱/۳۱۹
4. بنی اسرائیل: ۸٦
5. سنن ابن ماجۃ، باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ، الرقم: ۲۱۵
6. صحیح البخاری، الاعتصام بالکتاب، باب الاقتداء بسنن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، الرقم: ۷۲۸
7. صحیح البخاری، المناقب، باب الخاتم النبیین، الرقم: ۳۵۳۵
8. التوبۃ: ۱۰۸
9. مسند احمد، مسند ابی بکر الصدیق رضی اللّٰہ عنہ، الرقم: ۷
10. سنن ابی داؤد، الطھارۃ، باب المواضع التی نھی عن البول فیھا، الرقم: ۲۵
11. جامع الترمذی، الصلاۃ، باب فضل الاذان، الرقم: ۲۰٦
12. جامع الترمذی، فضائل القرآن، باب فضل سورۃ البقرۃ وآیۃ الکرسی، الرقم: ۲۸۷٦
13. مسند احمد، ۵/۱۷۹، الرقم: ۲۱۸۸۹
14. صحیح المسلم، الطھارۃ، باب فضل الوضوء والصلاۃ عقبہ، الرقم: ۲۲۸
15. شعب الایمان، التاسع والثلاثون من شعب الایمان، فصل فی سلام من دخل بیتہ.....، الرقم: ۸۵۷۱
16. مسند احمد، ۲/٦۹، الرقم: ۵۳۷۱
17. مجمع الزوائد، الطھارۃ، باب فی اسباغ الوضوء، الرقم: ۱۲۱٦
18. البقرۃ: ۲۳۸
19. النساء: ۳٦
20. المعجم الاوسط، ۷/۲۸۳، الرقم: ۷۵۰۳
21. سنن ابی داؤد، الادب، باب کراھیۃ الغناء والزمر، الرقم: ۴۹۲۴
22. صحیح المسلم، الایمان، باب قول النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من غشنا فلیس منا، الرقم: ۱۰۲
23. مسند احمد، ۴/۲۲۷، الرقم: ۱۸۱٦۱
24. العمجم الکبیر، باب الجیم، جندب بن جنادۃ........، الرقم: ۱٦۵۱
25. جامع الترمذی، الدعوات، باب، الرقم: ۳۵٦۰
26. صحیح البخاری، الجمعۃ، باب المشی الی الجمعۃ، الرقم: ۹۰۷
27. جامع الترمذی، المناقب، باب مناقب فی ثقیف وبنی خیفۃ، الرقم: ۳۹۴۲
28. صحیح المسلم، الحج، باب الترغیب فی سکنی المدینۃ......، الرقم: ۱۳۷۸
29. حیاۃ الصحابۃ، ۱/۳۷۱
30. مصنف ابن ابی شیبۃ، ۷/۱۷۲
31. مسند احمد، ۲/۳۱۸، الرقم: ۹۴۱۴
32. شعب الایمان، التاسع والثلاثون من شعب الایمان، فصل فی سلام من خرج من بیتہ، الرقم: ۸۵۷۲
33. جامع الترمذی، البر والصلۃ، باب اجلال الکبیر، الرقم: ۲۰۲۲

مکتب تعلیم القرآن الکریم کی مطبوعات

تربیتی نصاب برائے مکاتب قرآنیہ (ناظرہ)

راہنمائے اساتذہ — تربیتی نصاب برائے اسکول

تربیتی نصاب (مستورات) — تربیتی نصاب (بالغان) — تربیتی نصاب برائے مدارس حفظ

نورانی قاعدہ — نورانی قاعدہ بورڈ پر پڑھانے کا طریقہ — نورانی قاعدہ (چارٹ) — معیاری مکتب کے راہنما اصول — تربیتی نصاب (سندھی)

راہنمائے اساتذہ (حصّہ سوم) — قیمت =/140 روپے

مکتب تعلیم القرآن الکریم کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ''مکتب تعلیم القرآن الکریم'' ایک تعلیمی ادارہ ہے جو علمائے کرام اور تعلیمی ماہرین کے اشتراک سے قائم شدہ ہے جس کے مقاصد یہ ہیں:

- قرآن کریم کی تعلیم کو فروغ دینا......
- بچپن سے بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کرنا......
- تعلیمی اداروں کی رہنمائی اور تعلیمی امور میں معاونت کرنا ہے تاکہ تعلیمی ادارے منظّم اور مستحکم ہوسکیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس سلسلے میں ادارہ مکتب تعلیم القرآن الکریم حسبِ ذیل خدمات انجام دے رہا ہے۔

۱. پاکستان بھر کے مکاتب اور اسکولوں میں ناظرہ قرآن کریم صحیح تجوید کے ساتھ پڑھانے کے لیے جدّ وجہد کررہا ہے۔
۲. تعلیمی اداروں کے لیے نصابی، درسی کُتب، نصاب پڑھانے کا طریقہ اور مزید علمی مواد پیش کررہا ہے۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نصابی کُتب قرآن وحدیث کی روشنی میں، قومی تعلیمی پالیسی کے مطابق، ماہرین تعلیم، تجربہ کار اساتذہ کرام کی معاونت اور دورِ جدید کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے تیار کی جاتی ہیں، نیز مکمل حوالہ جات بھی درج کیے جاتے ہیں تاکہ بات معتمد اور مستند ہو۔
۳. اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ادارہ اساتذہ کرام اور منتظمین کے لیے تربیتی نشست (ورک شاپ) کا کم وبیش اوقات کے لیے بلا معاوضہ انعقاد کرتا ہے۔ جس میں تربیتی نصاب پڑھانے کا طریقہ اور کم وقت میں زیادہ بچوں کو نورانی قاعدہ/ ناظرہ قرآن کریم پڑھانے کا طریقہ بھی سکھایا جاتا ہے۔
۴. ادارہ، تمام بچوں کو معیاری تعلیم دینے اور تمام بچوں کی بہترین تربیت کے لیے کوشاں ہے۔

رابطہ نمبر کراچی: 0334-3630795 0323-2163507

رابطہ نمبر لاہور: 0321-4292847 0321-4066762

www.maktab.com.pk